۳

سہ ماہی کتابی سلسلہ

قندیلِ سلیمان

اپریل تا جون ۲۰۱۴ء

خانقاہِ معلیٰ حضرت مولانا محمد علیؒ، مکھڈ شریف (اٹک)

حضرت مولانا محمد احمد الدین (مکھڈ شریف)

(وصال مبارک ۳ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سہ ماہی مجلہ
اپریل تا جون
٢٠١٤ء
قندیلِ سلیمان
مکھڈ شریف (اٹک)
فیضانِ نظر
حضرت شاہ محمد سلیمان تونسویؒ
بیادگار
حضرت محمد علی مکھڈیؒ
زیرِ سرپرستی
فتح الدین چشتی
مجلسِ تحریر و مشاورت
ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر
شاکر القادری چشتی نظامی
اٹک
ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد
پروفیسر محمد نصر اللہ معینی
ڈاکٹر طاہر مسعود قاضی
مدیرِ اعلیٰ
محمد ساجد نظامی
مدیرِ منتظم
ڈاکٹر محمد امین الدین
مدیرِ معاون
محسن علی عباسی
ہدیہ سالانہ پانچ سو روپے
فی شمارہ 150 روپے
سرکولیشن منیجر: فدا حسین ہاشمی
سرورق اینڈ کمپوزنگ: ذوالفقار احمد
تصاویر: محمد زاہد محمود

مضمون نگاروں کی آرا سے
ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

پرنٹرز/ پبلشرز:- نظامیہ دارالاشاعت، خانقاہ معلّی حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی، مکھڈ شریف، (اٹک)

فون: 0334-8506343 , 0343-5894737 , 0346-8506343, 0333-5456555
ای میل: sajidnizami92@yahoo.com

فہرستِ مندرجات

☆ اداریہ — مدیر — ۵

گوشۂ عقیدت:

☆ حمدِ باری تعالیٰ — حضرت میاں محمد بخشؒ — ۷
☆ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ — حضرت امیر خسروؒ / مسعود قریشی — ۸
☆ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ — عبدالقیوم طارق سلطان پوری — ۱۰
☆ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ — طاہر مسعود قاضی — ۱۱
☆ منقبت حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری — عبدالستار نیازیؒ — ۱۲

خیابانِ مضامین:

☆ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی قبلہ عالمؒ — محمد رمضان مفتیؒ تونسوی — ۱۳
☆ احوال حضرت مولانا شاہ محمد شفیعؒ علوی قریشی (والد بزرگوار حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی) — رابعہ نور محمد نظامی — ۳۳
☆ سجادہ نشینانِ حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی [۳۔ حضرت مولانا غلام محی الدین احمدؒ مکھڈی] — محمد ساجد نظامی — ۴۹
☆ مولوی محمد خدا بخشؒ — محمد توقیر احمد ملک — ۵۶
☆ مثنوی "جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ" — مولانا شمس الدین اخلاصیؒ — ۵۹

حدیقۂ شریعت:

☆ مسائلِ وضو — علامہ صاحبزادہ بشیر احمد — ۶۳
☆ رمضان کا پیغام — علامہ بدیع الزمان سعید نورسیؒ، مترجم: ثناء اللہ شاہد — ۷۱

نذر جناب حضرت نذر صابری — شوکت محمود شوکت — ۸۸

دریچۂ انتقاد:

☆ جنید بغداد — مبصر: قمر زمان — ۹۰

☆ دلکشا تذکرہ میاں محمد عالم — مبصر: ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد — ۹۳

☆ متاعِ قلیل — مبصر: ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد — ۹۶

صلی اللہ علیہ وسلم

اداریہ

''قندیلِ سلیماں'' کا تیسرا شمارہ حاضرِ خدمت ہے۔ پہلے دو شماروں کو احباب نے پسند کیا، اُن کی محبت ہے۔ اس کتابی سلسلہ میں ہماری کوشش ہوتی ہے کہ خطہ پاک و ہند میں اسلام کی شمع کو جلا بخشنے والی ہستیوں کے احوال و آثار قارئین کے سامنے پیش کیے جائیں، تاکہ ہم اُن پاکیزہ ہستیوں کی زندگیوں کے احوال کو پڑھ کر اپنی زندگیوں میں نکھار اور خوبصورتیاں لاسکیں۔ ہمارا آج کا معاشرہ جس انتشار اور ذہنی خلفشار کا شکار ہے اس سے نجات ملے اور ہم معاملاتِ زندگی میں اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق بردباری کے ساتھ کاروبارِ زندگی کے ساتھ نبھا کر جائیں۔

ہمارا ماضی بہت تابناک رہا، کیونکہ علم کے سارے چشمے اسلام سے پھوٹے، کائنات کو علم و آگہی بندگانِ خدا کی بدولت نصیب ہوئی۔ آج ہماری اپنی زبانوں میں لکھی ہوئی کتابیں ہمارے لیے سوائے تابناک ماضی کے خوشگوار احساس کے سوا کچھ حیثیت نہیں رکھتیں۔ آج کا معاشرہ عربی و فارسی سے نا آشنا ہے بلکہ اب اردو اور دیگر علاقائی زبانیں بھی روز بروز ہم سے روٹھتی جارہی ہیں۔

دینِ اسلام کی وسعتوں کے لیے کسی پیمانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا دین کسی علم نافع یا کسی قوم و خطے کی زبان کو سیکھنے سے نہیں روکتا، بلکہ وہ تو کائنات کو تسخیر کرنے کے تمامی علوم کو سیکھنے کا درس دیتا ہے۔ اور پیغامِ ربی کو مخلوقِ خدا تک پہنچانے کا فریضہ بھی اس نے انسان ہی کے ذمہ لگایا ہے۔ اب ہم اپنی ذمہ داریوں کو کس خوش اسلوبی سے نبھاتے ہیں اور اپنی کوتاہیوں کو کیسے بہتری سے بدلتے ہیں یہ ہمارے احساسِ ذمہ داری پر منحصر ہے۔

زیرِ نظر شمارہ میں حمد و نعت اور مناقب "گوشۂ عقیدت" کے زیرِ عنوان شامل ہیں "خیابانِ مضامیں" کے زیرِ عنوان اولیائے کاملین کے احوال پر مشتمل مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ "مسائلِ وضو اور برکاتِ رمضان" پر فاضل علما کی نگارشات "حدیقۂ شریعت" کے زیرِ عنوان شامل ہے۔ آخر میں "دریچۂ انتقاد" کے زیرِ عنوان کتب پر تبصرے شامل کیے گئے ہیں۔ ایک نیا سلسلہ "دریافت" کے عنوان سے شروع کیا جا رہا ہے جس میں حضرت مولانا شمس الدین اخلاصی کی فارسی مثنوی "جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ" کو قسط وار قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ یاد رہے مولانا اخلاصی یہ کلام پہلی بار منظرِ عام پر لایا جا رہا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مدیر

☆☆☆

گوشۂ عقیدت

حمد

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

اول حمد ثناء الٰہی ، جو مالک ہر ہر دا
اُس دا نام چتارن والا ، ہر میدان نہ ہردا
کام تمام میسر ہوندے ، نام اوہدا چت دھریاں
رحموں سکے ساوے کردا ، قہروں ساڑے ہریاں
قدرت تھیں جس باغ بنائے ، جگ سنسار تمامی
رنگ برنگے بوٹے لائے ، کجھ خاصے کجھ عامی
ہکناں دے پھل مٹھے کیتے ، بہت اوہناندے کوڑے
ہکناں دے پھل کاری آون ، نفعے پھلاندے تھوڑے
ایس عجائب باغے اندر آدم دا رُکھ لایا
معرفت دا میوہ دے کے واہ پھلدار بنایا
رحمت دا جد پانی لگا ، تاں ہویا ایہہ ہریا
ہر ہر ڈالی نے پھل پایا سر دھرتی جد دھریا
واہ دا خالق سرجن ہارا، ملکاں ، جن ، انساناں
اربع عناصر تھیں جس کیتا گوناگوں حیواناں
آپ مکانوں خالی اس تھیں کوئی مکان نہ خالی
ہر ویلے ، ہر چیز محمدؐ رکھدا رب سنبھالی

☆

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

حضرت امیر خسروؒ / مسعود قریشی

نمی دانم چہ منزل بود ، شب جائے کہ من بودم
بہ ہر سُو رقصِ بسمل بود ، شب جائے کہ من بودم

☆

نہیں معلوم تھی کیسی وہ منزل ، شب جہاں میں تھا
ہر اک جانب بپا تھا رقصِ بسمل ، شب جہاں میں تھا

☆

پری پیکر نگارے، سرو قدے ، لالہ رُخسارے
سراپا آفتِ دل بود ، شب جائے کہ من بودم

☆

پری پیکر صنم تھا سروقد، رُخسار لالہ گوں
سراپا وہ صنم تھا آفتِ دل ، شب جہاں میں تھا

☆

رقیباں گوش بر آواز ، او در ناز ، من ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بود ، شب جائے کہ من بودم

☆

عدو تھے گوش بر آواز ، وہ نازاں تھا ، میں ترساں
سخن کرنا وہاں تھا سخت مشکل ، شب جہاں میں تھا

☆

خدا خود میر مجلس بود ، اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود ، شب جائے کہ من بودم

☆

خدا تھا میر مجلس لامکاں کی بزم میں خسرو
محمد تھے وہاں پر شمع محفل ، شب جہاں میں تھا

☆☆☆

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

عبدالقیوم طارق سلطان پوری

ہے تیرا کرم تیری عطا سرورِ عالم
اپنا مرے دامن میں ہے کیا سرورِ عالم

محبوب بنانا تھا تو بے مثل خدا نے
بے مثل تجھے پیدا کیا سرورِ عالم

لاریب اُسی میں ہے فلاحِ بشریت
جو تُو نے کیا، تُو نے کہا سرورِ عالم

ہر فعل ترا رُشد و ہدایت کا نمونہ
ہر قول ترا خوب و بجا سرورِ عالم

تُو ہی نے تو بندوں کو خدا سے کیا مربوط
یہ کام کچھ آسان نہ تھا سرورِ عالم

ہے تاجِ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ترے سر پر
کیا شان تری، صلِ علیٰ سرورِ عالم

سرکار کا مخصوص نہیں دورِ قیادت
ہر دور کے ہیں راہ نُما سرورِ عالم

طارق ہے گنہگار مگر اس کی شفاعت
تیرے لیے دشوار ہے کیا سرورِ عالم

☆

نعت رسول مقبول ﷺ

طاہر مسعود قاضی☆

روز و شب کی گردشیں ظرف زمانے کے لیے
سب زمانے وقف ٹھہرے نعت خوانی کے لیے

ان کی آمد پر خوشی سے گنگناتی ہے ہوا
جھومتے ہیں باغ سارے گل فشانی کے لیے

آپ کے در سے ملا ہم کو سراغ زندگی
آپ کا در ہے حیاتِ جاودانی کے لیے

نبضِ ہستی ہے تیرے انوار کی منت گزار
بہتی ہے آبجو تجھ سے روانی کے لیے

اُدْنُ مِنّی کا تخاطب مصطفےٰ کے واسطے
مختلف موسیٰ خروشِ لن ترانی کے لیے

قصۂ معراج تیری شان کا نقشِ کمال
خود خدا ہے جلوہ فرما میزبانی کے لیے

کلمۂ وحدت ہی پیغام دیتا ہے ہمیں
"ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے"

☆ صدر شعبہ علوم اسلامیہ، الخیر یونیورسٹی، بھمبر

منقبت حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اجمیری

الحاج عبدالستار نیازی

تمہارے نام پہ سب کچھ ملا غریب نواز
تمہارے نام پہ سب کچھ فدا غریب نواز

قبول ہو یہ ہماری دعا غریب نواز
پھر اپنے در ، ہمیں لو بلا غریب نواز

مجھے بھی حضرت عثمانؓ کا ملے صدقہ
کہ میں بھی ہوں ترے در کا گدا غریب نواز

اجڑ سکے گا خزاں سے نہ مرے دل کا نگر
تمہارا نام ہے دل پر لکھا غریب نواز

نواز ہم کو بھی اپنی عنایتوں سے شہا
ہمیں بھی جام ملے ، دید کا غریب نواز

جہاں جہاں پہ ہیں آباد اہل چشت ترے
وہاں وہاں پہ ہے جلوہ ترا غریب نواز

معین چشت وہیں آگئے کرم بن کر
جہاں کسی نے پکارا ہے یا غریب نواز

یہ مست مست فضا کیوں ہے آج محفل کی
یقین ہے کہ ہیں جلوہ نما غریب نواز

وہ ہوش غم دنیا سے ڈگمگا نہ سکا
جسے ملا ہے ترا آسرا غریب نواز

یہ چشتیوں کی ہے محفل نیازیؔ سن تو ذرا
ہر ایک دل سے ہے آتی صدا غریب نواز

☆☆☆

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی قبلہ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد رمضان معینی تونسوی ☆

نسب وولادت

آپ کی قوم پنوار کھرل ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام ہندال بن تاتار بن فتح محمد بن محمود بن عزیز ہے۔ نوشیرواں بادشاہ ایران سے سلسلہ نسب ملتا ہے۔ ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۴۲ھ بمطابق ۲ اپریل ۱۷۳۰ء میں پنجاب کے علاقے چوٹالہ میں مغل بادشاہ محمد شاہ (۱۱۳۱ھ۔۱۷۱۹ء تا ۱۱۶۱ھ۔۱۷۴۸ء) کے دور حکومت میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام عاقل بی بی بنت میاں کمال چندھڑ تھا۔ آپ کے بھائی (1) ملک سلطان (2) ملک برھان (3) ملک عبدل تھے۔ حضرت قبلۂ عالم کی ایک بہن تھی جن کا نام بی بی قائم خاتون تھا۔ جن کا عقد اسلام خان بن ساہو کا سے ہوا تھا۔

تعلیم وتربیت

حافظ محمد مسعود سے مہار شریف میں قرآن مجید حفظ کیا۔ علاقہ (پاکپتن شریف)، ڈیرہ غازی خان، لاہور میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران اعلیٰ تعلیم کے لیے دہلی تشریف لے گئے۔ حافظ برخوردار اور حضرت مولانا محمد فخر الدینؒ سے مدرسہ نواب غازی الدین میں تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ کے بارے میں نواب غازی الدین نظام اپنی تالیف مثنوی فخریۃ النظام میں لکھتے ہیں کہ:

☆ خانقاہ معلیٰ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ سے وابستہ، سلسلہ چشت خصوصاً اس خانوادے کے سچے عقیدت کیش۔ کتب تصوف کا خوبصورت ذخیرہ رکھتے ہیں۔

مدرسہ در چہ وقت نیک بنا ☆ گشت تا کرد خواجہ در وی جا
چہ سعادت بوالد مغفور ☆ بانی ایں صفا کہ پر نور
مہ مرحومہ را ہمیں فخر است ☆ کہ مزارش بخاک ایں قدمت
مدرسہ غیرت ریاض جنانست ☆ فخر دہلی است بلکہ فخر جہانست
طالع ما کہ در تمام بلاد ☆ شاہ ما را ہمیں پسند افتاد
(مثنوی فخریہ النظام، ورق ۱۲۴)

بیعت وارادت

حضرت مولانا محمد فخر الدینؒ سے ۱۱۶۲ھ (۱۷۴۹ء) مغل بادشاہ احمد شاہ کے دور حکومت (۱۱۶۱ھ۔۱۷۴۸ء تا ۱۱۶۷ھ۔۱۷۵۴ء) میں بیعت ہوئے۔ خواجہ امام بخش مہاروی تحریر کرتے ہیں:

"پس فراغت آں قریب مزار شریف حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نشستہ ودستہ یک ہزار یک صد وشصت ودو ہجری آں بیعت سرفراز فرمودند۔" (مخزن چشت، قلمی ص ۲۱۸)

نواب غازی الدین نظام اپنی تالیف مثنوی فخریہ النظام میں لکھتے ہیں کہ:

بود سالی کہ فرخ و میموں ☆ شصت و دو بر ہزارو صد افزوں
فخر دین باقدوم سعد و سعید ☆ دہلی کہنہ را نوی بخشید
کرد آں مردمک در و چو وطن ☆ گشت دہلی چو چشم ما روشن
(مثنوی فخریہ النظام، قلمی ورق ۱۱۲، مخزونہ کتب خانہ حضرت سید فاضل شاہ چشتی، گڑھی افغاناں، ٹیکسلا، پنجاب)

لیکن نواب غازی الدین نظام اپنی دوسری تالیف مناقب فخریہ میں بغیر کسی رجوع کی روایت کے حضرت مولانا صاحب کی دہلی میں آمد ۱۱۶۰ھ تحریر کرتے ہے۔

حضور قبلہ عالمؒ کے سلاسل طریقت

(۱) سلسلۂ عالیہ چشتیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَھٰذِہٖ سِلْسِلَتِیْ مِنْ مَشَائِخِیْ فِیْ طَرِیْقَۃِ الْجِشْتِیَّۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ.

الٰہی بحرمت سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امام المشارق والمغارب امام المسلمین اسد اللہ الغالب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ ابی النصر الحسن ابن یسار البصری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ ابو الفضل عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ ابو الفضل فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ امان الارض سلطان ابراہیم ادہم بلخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سدید الدین ابی حذیفہ المرعشی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ امین الدین ابی ھبیرۃ البصری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ ممشاد علو دینوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان سر سلسلہ چشتیان خواجہ ابی اسحاق شامی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قدوۃ الحق والدین ابی احمد بن فرشافہ چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ ناصر الحق والدین ابی محمد چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ ناصر الحق والدین ابی یوسف ابن محمد سمعان چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سید قطب الحق والدین خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ حاجی شریف زندنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ ابی النور خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ لشائخ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شہید المحبت خواجہ قطب الحق والدین بختیار اوشی کاکی چشتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حریق محبت فرید الحق والدین محمد مسعود گنج شکر اجودھنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ نظام الحق والدین محمد بن احمد بدایونی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ نصیر الحق محمود چراغ دہلی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ کمال الحق والدین المعروف بہ علامہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سراج الحق والدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ علم الحق والدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ الاسلام شیخ محمود المعروف بہ شیخ راجن رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ جمال الحق والدین المعروف بہ شیخ جمن رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاولیا شیخ الاتقیا شیخ حسن محمد رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاقطاب مظہر اللہ الصمد حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب مدینہ ابو یوسف محی الدین حضرت شیخ یحیٰی مدنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فانی فی اللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ شیخ حضرت نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فخر الحق والدین حضرت شیخ فخر الدین محمد محب النبی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قبلۂ عالم و عالمیان حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ

(۲) سلسلۂ عالیہ سہروردیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَھٰذِہٖ سِلْسِلَۃُ مِنْ مَشَائِخِی فِی طَرِیْقَۃِ السہروردیہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

الٰہی بحرمت حضرت سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت مدینہ العلوم والمطالب امام المشارق والمغارب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم بلخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ شقیق بلخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ حاتم اصم رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی تراب نخشبی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی محمد جعفر خلدی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی العباس نہاوندی سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ اخی فرخ زنجانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ضیاءالدین ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ بہاءالدین زکریا سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ صدرالدین عارف رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ رکن الدین قطب عالم سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت سید مخدوم جہانیاں جلال الدین سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت سید صدرالدین راجو قتال سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ علم الدین شاطبی سہروردی احمد آبادی گجراتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ قاذن سہروردی احمد آبادی گجراتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمود راجن رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ جمال الدین حسن رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاولیا شیخ الاتقیا شیخ حسن محمد رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاقطاب مظہر اللہ الصمد حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب مدینہ ابو یوسف محی الدین حضرت شیخ یحییٰ مدنی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فانی فی اللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ شیخ حضرت نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فخر الحق والدین حضرت شیخ فخر الدین محمد محب النبی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قبلۂ عالم وعالمیان حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ

(۲) سلسلۂ عالیہ قادریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَھٰذِہٖ سِلْسِلَتِیْ مِنْ مَّشَایِخِیْ فِیْ طَرِیْقَۃِ القادریۃ رضوان اللّٰہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔
الٰہی بحرمت سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
الٰہی بحرمت امام المشارق والمغارب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
الٰہی بحرمت امیر المومنین حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ ابی الحسن سری سقطی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ اعظم شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ ابی بکر محمد شبلی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ ابوالفرح طرطوی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ ابی الحسن علی ہکاری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ ابی سعد علی المبارک مخرمی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت غوث صمدانی محبوب سبحانی سلطان سید ابومحمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ ضیاء الدین ابی النجیب عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ عمار یاسر الاندلسی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ نجم الحق والدین کبریٰ رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ مجدالدین البغدادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ رضی الدین المعروف بہ علی لالہ رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ احمد جوزقانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ نورالدین المشہور بہ الکبیر رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ علاء الدولہ سمنانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمود مزدقانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ قطب الاقطاب علی ثانی سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ خواجہ اسحاق ختلانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سید السادات سید محمد نوربخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ اسلام شیخ محمد علی نور بخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمد غیاث نور بخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاولیا شیخ الاتقیا شیخ حسن محمد رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاقطاب مظہر اللہ الصمد حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب مدینہ ابو یوسف محی الدین حضرت شیخ یحییٰ مدنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فانی فی اللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ شیخ حضرت نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فخر الحق والدین حضرت شیخ فخر الدین محمد محب النبی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قبلۂ عالم وعالمیان حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ

(٤) سلسلۂ عالیہ فردوسیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذِهٖ سِلْسِلَتِيْ مِنْ مَّشَائِخِيْ فِي طَرِيْقَةِ الفردوسية رضوان الله عنهم اجمعين.

الٰہی بحرمت حضرت سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت مدینۃ العلوم والمطالب امام المشارق والمغارب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت امیر المومنین حسین الشہید رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابی الحسن سری سقطی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ الاعظم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ علی رودباری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابوعلی کاتب رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابوعثمان مغربی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابوالقاسم کرکانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابوبکر نساج رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت امام احمد بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ضیاء الدین ابی النجیب عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ روز بہان کبیر مصری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ نجم الحق والدین الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ مجدالدین البغدادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ رضی الدین المعروف علی لالہ رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ احمد جوزقانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ نورالدین المشہور با لکبیر رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ علاء الدولہ سمنانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمود مزدقانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ قطب الاقطاب علی ثانی سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ خواجہ اسحاق ختلانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سید السادات سید محمد نور بخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ اسلام شیخ محمد علی نور بخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمد غیاث نور بخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاولیا شیخ الاتقیا شیخ حسن محمد رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاقطاب مظہر اللہ الصمد حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب مدینہ ابو یوسف محی الدین حضرت شیخ یحیٰی مدنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فانی فی اللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت المشائخ شیخ حضرت نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فخر الحق والدین حضرت شیخ فخر الدین محمد محب النبی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قبلۂ عالم وعالمیان حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ

(۵) سلسلۂ عالیہ گاذرونیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَھٰذِہٖ سِلْسِلَتِیْ مِنْ مَشَائِخِیْ فِیْ طَرِیْقَۃِ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

الٰہی بحرمت سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امام المشارق والمغارب اسد اللہ الغالب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ ابی الحسن الحسن ابن یسار البصری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ ابو الفضل عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ ابو الفضل فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ امان الارض سلطان ابراہیم ادہم بلخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ التوکل خواجہ شفیق بلخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ الاعظم حاتم الاصم رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ المکرم خواجہ ابوتراب نخشبی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ المعظم ابی عمران لاسترخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ لاکبر ابی محمد جعفر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ الکبیر خوجہ عبداللہ بن خفیف رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ ابی علی بن حسین اماکاری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ یگانہ آفاق خوجہ ابی اسحاق ابن شہریار گازرونی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ مقبول سبحانی خواجہ ابویوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ سید بن عبدالجلیل جونی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ رضی الدین المعروف بہ علی لالہ غزنوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ احمد جوزقانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ نورالدین المشہور بالکبیر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ علاء الدولہ سمنانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ محمود مزدقانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ قطب الاقطاب علی ثانی سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ خواجہ اسحاق الختلانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ سید السادات سید محمد نوربخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ اسلام شیخ محمد سمی نوربخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ شیخ محمد غیاث نوربخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ قطب الاولیا شیخ الاتقیا شیخ حسن محمد رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ قطب الاقطاب مظہر اللہ الصمد حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ الشائخ قطب مدینہ ابویوسف محی الدین حضرت شیخ یحییٰ مدنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فانی فی اللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ شیخ حضرت نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فخر الحق والدین حضرت شیخ فخر الدین محمد محب النبی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قبلۂ عالم وعالمیاں حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ

(۶)سلسلۂ عالیہ کُبرویہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذِهٖ سِلْسِلَتِي مِنْ مَشَائِخِي فِي طَرِيْقَةِ الكبروية رضوان الله تعالیٰ عنهم اجمعين.

الٰہی بحرمت حضرت سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت امام المشارق والمغارب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابو یعقوب سوی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ ابو یعقوب نہر جوری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ ابو عبداللہ محمد عمر بن عثمان المکی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو یعقوب طبری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو القاسم بن رمضان رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت ابو العباس بن ادریس رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد داؤد المعروف بخادم الفقرا رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد بن مالکیل رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ اسماعیل قصری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ ابوالجناب حضرت شیخ نجم الحق والدین الکبریٰ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سلطان العاشقین حضرت شیخ مجد الدین بغدادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ رضی الدین المعروف علی لالہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ احمد جوزقانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ نورالدین المشہور بہ الکبیر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ علاؤ الدولہ سمنانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمود مزدقانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ قطب الاقطاب علی ثانی سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ خواجہ اسحاق ختلانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سید السادات سید محمد نوربخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ اسلام شیخ محمد علی نوربخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمد غیث نوربخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاولیا شیخ الاتقیا شیخ حسن محمد رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاقطاب مظہر اللہ الصمد حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب مدینہ ابو یوسف محی الدین حضرت شیخ یحییٰ مدنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فانی فی اللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ شیخ حضرت نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فخر الحق والدین حضرت شیخ فخر الدین محمد محب النبی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قبلۂ عالم و عالمیان حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ

(۷) سلسلۂ عالیہ نوربخشیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَھٰذِہٖ سِلْسِلَتِیْ مِنْ

مَشَائِخِی فِی طَرِیْقَۃِ النُّوْرِبَخْشِیَّۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن

الٰہی بحرمت حضرت سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت مدینۃ العلوم وانصاب امام المشارق والمغارب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت امیر المومنین حسین الشہید رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابی الحسن سری سقطی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ الاعظم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ علی رودباری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابوعلی کاتب رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابوعثمان مغربی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ عبداللہ گرجستانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابوبکر نساج رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت امام احمد بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ضیاء الدین ابی النجیب عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ عمار یاسر الاندلسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ نجم الحق والدین الکبریٰ رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ مجد الدین البغدادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ رضی الدین المعروف بعلی لالا رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ احمد جوزقانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ نورالدین المشہور بالکبیر رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ علاءالدولہ سمنانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمود مزدقانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ قطب الاقطاب علی ثانی سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ خواجہ اسحاق ختلانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سید السادات سید محمد نوربخش رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ اسلام شیخ محمد علی نوربخش رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمد غیاث نوربخش رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاولیا شیخ الاتقیا شیخ حسن محمد رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاقطاب مظہر اللہ الصمد حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب مدینہ ابو یوسف محی الدین حضرت شیخ یحییٰ مدنی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فانی فی اللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ شیخ حضرت نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فخرالحق والدین حضرت شیخ فخرالدین محمد محب النبی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قبلۂ عالم وعالمیان حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ

(۸)سلسلۂ عالیہ شطاریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذِهٖ سِلْسِلَةُ مِنْ

مَشَائِخِی فِی طَرِیْقَةِ الشطاریة رضوان الله تعالیٰ عنهم اجمعین.

الٰہی بحرمت حضرت سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت مدینۃ العلوم والعالب امام المشارق والمغارب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت امیر المومنین حسین الشہید رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت ابو جعفر ثانی امام محمد تقی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ محمد مغربی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ ابو یزید عشقی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ ابو المظفر ترک الطوسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ خدا قلی ماوراءالنہری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمد عارف بن شیخ خدا قلی ماوراءالنہری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمد عارف طیفوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شناور بحر اسرار شیخ عبداللہ شطاری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ علم الحق والدین شاطبی احمد آبادی گجراتی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ قادن رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ الاسلام شیخ محمود المعروف بشیخ راجن رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ جمال الحق والدین المعروف بشیخ جمن رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاولیا شیخ الاتقیا شیخ حسن محمد رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاقطاب مظہر اللہ الصمد حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب مدینا ابو یوسف محی الدین حضرت شیخ یحییٰ مدنی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فانی فی اللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ شیخ حضرت نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فخر الحق والدین حضرت شیخ فخر الدین محمد محب النبی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قبلۂ عالم وعالمیان حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ

(۹) سلسلۂ عالیہ ہمدانیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذِهٖ سِلْسِلَتِيْ مِنْ مَشَائِخِيْ فِيْ طَرِيْقَةِ الهمدانية رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

الٰہی بحرمت حضرت سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت مدینۃ العلوم والمطالب امام المشارق والمغارب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت امیر المومنین حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابی الحسن سری سقطی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ الاعظم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ابوعلی رودباری رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ ابوسلمہ النسوی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ ابوالحسن سالبہ رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ احمد رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ عبدالسلام رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمود بن خلیفہ رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ روزبہان بقلی الشیرازی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ نجم الحق والدین الکبریٰ رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ مجدالدین البغدادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ رضی الدین المعروف علی لالہ رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ احمد جوزقانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ نورالدین المشہور بالکبیر رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ علی دوسی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمود مزدقانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ قطب الاقطاب علی ثانی سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ خواجہ اسحاق ختلانی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سید السادات سید محمد نوربخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ اسلام شیخ محمد علی نور بخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ محمد غیاث نور بخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاولیا شیخ الاتقیا شیخ حسن محمد رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاقطاب مظہر اللہ الصمد حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب مدینہ ابو یوسف محی الدین حضرت شیخ یحییٰ مدنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فانی فی اللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ شیخ حضرت نظام الدین رضی اللہ عنہ

(۱۰) سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذِهٖ سِلْسِلَتِيْ مِنْ مَشَائِخِيْ فِيْ طَرِيْقَةِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔

الٰہی بحرمت سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ علی فارمدی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ عارف ریوگری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ محمود فقیہ انجیر فغنوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ علی رامتینی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ امیر کلال رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ عبیداللہ احرار رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد قاضی محمد سمرقندی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ خواجگی احمد المشہور بہ مخدوم اعظم کاسانی ثم دہ بیدی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد المشتہر بخواجہ کلاں دہ بیدی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد ہاشم دہ بیدی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد جانی (ستکی) دہ بیدی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت سید محمد محترم اللہ لاہوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فانی فی اللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ شیخ حضرت نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فخر الحق والدین حضرت شیخ فخر الدین محمد محب النبی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قبلۂ عالم وعالمیان حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ

(۱۱) سلسلۂ عالیہ سُہروردیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَھٰذِہٖ سِلْسِلَتِیْ مِنْ مَّشَائِخِیْ فِیْ طَرِیْقَۃِ السہروردیۃ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

الٰہی بحرمت حضرت سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت مدینۃ العلوم واسطالب امام المشارق والمغارب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت شیخ لمشائخ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت حبیب عجمی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ امشائخ حضرت داؤد طائی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ممشاد دینوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ احمد اسود دینوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد بن عبداللہ سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ ضیاء الدین ابونجیب عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ امشائخ حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا سہروردی ملتانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ صدرالدین عارف ملتانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ رکن الدین قطب عالم سہروردی ملتانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ امشائخ حضرت شیخ اسمٰعیل سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ صدرالدین حلیم [حکیم] سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ رکن الدین سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ الاسلام سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ امشائخ حضرت شیخ محمد سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ صدر الدین ،الدین رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ یوسف سہروردی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ شہر اللہ سہروردی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت شیخ بہاءالدین حلیم سہروردی احمد آبادی گجراتی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاولیا شیخ الاتقیا شیخ حسن محمد رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب الاقطاب مظہر اللہ الصمد حضرت شیخ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قطب مدینہ ابو یوسف محی الدین حضرت شیخ یحییٰ مدنی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فانی فی اللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ شیخ حضرت نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فخر الحق والدین حضرت شیخ فخر الدین محمد محب النبی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ قبلۂ عالم وعالمیان حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ

رشد و ہدایت:

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی کا تعلق سلاطین مغلیہ کے دور سے ہے۔اس عہد میں بیرونی حملہ آوروں کے حملوں نے اور اندرونی بغاوتوں نے برصغیر کے لوگوں کو پریشان کر رکھا تھا۔ برصغیر میں افراتفری مچی ہوئی تھی۔ملک اندرونی و بیرونی حملہ آوروں کی چیرہ دستیوں کا شکار تھا۔ان حالات میں قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ نے لوگوں کی مسیحا نفسی کے لیے اپنے مرشد کے حکم پر اپنے آبائی علاقہ میں رشد و ہدایت کے سلسلے کو شروع کیا۔آپ نے ۴۳ سال لوگوں کو قرآن و سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کا فریضہ بخوبی سرانجام دیا۔آج تک آپ کی مساعی جمیلہ کے اثرات غالب ہیں۔نواب غازی الدین نظام آپ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

اولیاء را بود زمان کمال ☆ صفت اسم خویش خود ہمہ نور
کرد حاصل چو رتبہ ارشاد ☆ شد مرخص بآن خجستہ سواد

کہ عبارت بود ز پاک پتن ☆ واں مہ ملک قدر را موطن

شد درانجا کمال او شائع ☆ گشت خورشید فیض او لامع

یک جہاں یافت فیض بیعت او ☆ عالمی زد در ارادت او

ہست امروز او مراد جہاں ☆ مرجع خاص و عام و شیخ زماں

(مثنوی تحریۃ النظام، قلمی فارسی، ورق ۱۲۱، مخزونہ کتب خانہ گڑھی افغاناں، ٹیکسلا، پنجاب)

حضور قبلۂ عالمؒ کا وصال:

آپ کا وصال مغل بادشاہ شاہ عالم ثانی کے دورِ حکومت (۱۱۷۳ھ۔۱۷۵۹ء تا ۱۲۲۱ھ/۱۸۰۶ء) میں ۳ ذوالحجہ ۱۲۰۵ھ/۱۷۹۰ء کو ہوا۔ حضرت خواجہ خدا بخش خیر پوری (م ۱۲۵۱ھ) نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ مزار شریف چشتیاں شریف، ضلع بہاول نگر، پنجاب میں مرجع خلائق ہے۔

قطعہ تاریخ وصال

خواجہ نور محمد نور فخر دوجہاں ☆ رفت از دنیا فانی در بہشت

غازی الدین گفت تاریخ ایں چنیں ☆ حیف و واویلا جہاں بے نور گشت

۱۲۰۵ھ

پسماندگان

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک زوجہ تھیں جن کا اسم مبارک عظمت بی بی تھا۔ ان سے حضرت قبلۂ عالمؒ کے تین فرزند ہوئے۔

(۱) حضرت نور الصمد شہیدؒ (م۔ یکم ربیع الاول ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۲ء)

آپ حضرت مولانا محمد فخر الدین دہلویؒ کے مرید ہیں۔ خلافت آپؒ کی اپنے والد ماجد سے تھی۔ قوم مہاراں کے ہاتھوں یکم ربیع الاول ۱۲۰۶ھ کو شہید ہوئے۔ ان کا مزار پُرانوار حضرت قبلۂ عالمؒ کے روضۂ پاک میں ہے۔

نور فخر الاولیاء نور الصمد ☆ کرد از دنیا سفر جنت گزید
چند زخمش بر تنِ طہر رسید ☆ ز یکے مردود اقوام مہار
از سر جنت نوشتم سال وصل ☆ ہادئ حم جنت شد شہید

۱۲۰۲ھ

حضرت نورالصمد شہیدؒ کے تین فرزند تھے اور چھ دختران تھیں۔

(۲) حضرت خواجہ نور احمدؒ (م۔۱۸/ رمضان ۱۲۵۴ھ/ ۱۸۳۸ء)

اپنے دادا ماجد کے مرید و خلیفہ تھے۔اپنے بڑے بھائی کی شہادت کے بعد مسندِ سجادگی پر تشریف فرما ہوئے۔ان کی مزار پرانوار بھی حضرت قبلۂ عالمؒ کے روضۂ پاک میں مرجع خلائق ہے۔

فخر الدین نور محمد شاہ ہفت اقلیم ☆ پس بکسوۂ نور احمد تعلیم شد
روز آدینہ بوقت عصر ہژدم از صیام ☆ کز ندائے ارجعی او در پے تعلیم شد
آمد از ملک ملکوت از وصالش ایں ندا ☆ آہ آہا نور احمد

حضرت خواجہ نور احمد کے چھ فرزند تھے۔

(3) حضرت خواجہ نور حسنؒ (م۔۲۳/شوال ۱۲۵۵ھ)

حضرت قاضی عاقل محمد کوٹ مٹھنیؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔اپنے والد ماجد کے وصال کے کچھ عرصہ بعد منگھیر شریف میں سکونت اختیار کی۔منگھیر شریف میں ۲۳/شوال ۱۲۵۵ھ کو وصال ہوا۔مزارِ پُر انوار حضرت قبلۂ عالمؒ کے روضۂ پاک میں ہے۔

نور حسن ز ظلمتِ دنیا چو روئے تافت ☆ در بحر نور وحدت چوں آشنا شتافت
ہاتف چو دید روشنی وصل او بگفت ☆ نور حسن ز نور محمد جلا یافت

۱۲۵۵ھ

آپ کے چھ فرزند تھے۔

حضرت قبلۂ عالمؒ کی صاحبزادیاں

حضرت زینب بی بیؒ بڑی تھیں۔ ان کی شادی حضرت جمال محمد بن غلام محمد سکنہ اودیہر لالیکا سے ہوئی تھی۔ ان کے ہاں اولاد نہیں ہوئی۔

دوسری نور چشم کا نام نامی "صاحب بی بیؒ" تھا۔ ان کا رشتۂ ازدواج سید شیر شاہ سکنہ شاہ آدم سے ہوا تھا۔ ان کے ہاں بھی اولاد نہ ہوئی۔

جانشینانِ حضور قبلہ عالمؒ

سجادہ نشین اول حضرت خواجہ نور الصمدؒ

حضرت مولانا فخر جہاںؒ سے دستِ بیعت تھے، خلافت اپنے والد ماجد سے تھی۔ آپ کی شہادت کا واقعہ یکم ربیع الاول ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۲ء کو ہوا۔

سجادہ نشین دوم حضرت خواجہ نور احمدؒ

آپ اپنے والد ماجد کے مرید و خلیفہ ہیں۔ آپ کا وصال ۱۸/رمضان المبارک ۱۲۵۴ھ کو ہوا۔

سجادہ نشین سوم حضرت خواجہ محمودؒ

آپ حضرت قاضی عاقل محمدؒ کے مرید و خلیفہ ہیں اور حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ سے بھی آپ کو خلافت ہے، آپ کے ہاں تین فرزند ہوئے (۱) حضرت خواجہ نور بخشؒ (۲) حضرت خواجہ غلام قطب الدین صاحب م ۱۸/ربیع الثانی ۱۲۷۷ھ، ان کا ایک فرزند محمد قاسم بچپن میں فوت ہوا ان کا سلسلہ اولاد نہیں ہوا۔

سجادہ نشین چہارم حضرت میاں نور بخشؒ

یہ اپنے والد محترم کے بعد مسند سجادہ پر جلوہ افروز ہوئے اور ان کا وصال ۱۵ر شعبان

۱۲۸۰ھ میں ہوا۔ ان کے بارے میں حضرت خواجہ امام بخشؒ مہاروی تحریر فرماتے ہیں

''سخاوت نقش مروت منش حضرت خواجہ نور بخش صاحب جو حضرت خواجہ خواجگان سلطان المتوکلان حضرت محمد سلیمان تونسوی کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ جملہ پیر بھائیوں کی نہایت عزت کیا کرتے تھے۔ اپنے شیخ کے ساتھ نہایت عقیدت اور پکی ارادت رکھتے تھے، مروت آپ کا پیشہ تھا ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ الفت اور خلق سے پیش آتے تھے، اپنے شیخ کے فرمان کے مطابق ہمیشہ وردو وظائف میں مشغول رہے۔''

سجادہ نشین پنجم حضرت میاں نور جہانیاںؒ (اول)

آپ حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش کریم تونسویؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کا وصال ۲۹ر شوال ۱۳۰۷ھ کو ہوا۔

سجادہ نشین ششم حضرت میں یوسفؒ

آپ بھی حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش کریم تونسویؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کا وصال ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ کو ہوا۔

سجادہ نشین ہفتم حضرت میاں محمود بخشؒ

آپ بھی حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش کریم تونسویؒ کے مرید اور حضرت خواجہ محمود تونسویؒ کے خلیفہ تھے۔ آپ کا وصال ۳ر صفر ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء کو ہوا۔

سجادہ نشین ہشتم حضرت میاں نور جہانیاںؒ (ثانی)

۱۴ر ذیقعد ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم مختلف علما سے حاصل کی۔ آپ حضرت خواجہ محمود تونسویؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ اپنے والد ماجد اور حضرت خواجہ غلام نظام الدین

محمودیؒ سے بھی خلافت تھی۔ آپ کا وصال ۵/ذو الحجہ ۱۳۱۲ھ کو ہوا۔

سجادہ نشین نہم حضرت میاں غلام معین الدین مدظلہ تعالیٰ

حضرت میاں غلام معین الدین مدظلہ تعالیٰ کی ولادت ۱۶/ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ میں ہوئی۔ اپنے ماموں حضرت خواجہ غلام نظام الدین محمودی تونسویؒ سے دست بیعت ہیں اور خلافت اپنے دادا حضرت میاں محمود بخش مہاروئیؒ سے ہے۔ آپ کے دو فرزند ہیں۔ حضرت میاں شہاب الدینؒ ان کا ایک فرزند حضرت میاں نجم الدینؒ اور دوسرے حضرت غلام بہاء الدین صاحب ہیں۔

حضور قبلہ عالم کے خلفا

۱۔ حضرت نور محمد نارووالہؒ (م۔ ۶/جمادی الاول ۱۲۰۴ھ/۲۲/جنوری ۱۷۹۰ء)

۲۔ حضرت قاضی عاقل محمدؒ (کوٹ مٹھن) (پ ۱۱۳۹ھ، م۔ ۸/رجب المرجب ۱۲۲۹ھ/۲۶/جون ۱۸۱۴ء)

۳۔ حضرت حافظ محمد جمال ملتانیؒ (م۔ ۵/جمادی الاول ۱۲۲۶ھ/۲۷/جون ۱۸۱۱ء)

۴۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ (پ ۱۱۸۳ھ، م ۷/صفر المظفر ۱۲۶۷ھ/۱۲/دسمبر ۱۸۵۰ء)

۵۔ حضرت قاری عزیز اللہ (م۔ ۵/ذویقعد ۱۲۰۸ھ)

۶۔ حضرت قاری صبغۃ اللہ (م۔ ۲۱/شعبان ۱۲۰۰ھ)

۷۔ حضرت میاں محمد فاضلؒ نیکوکارہ صاحب سکنہ بستی شاہ آدم (م۔ ۲۵/ربیع الثانی ۱۲۲۷ھ)

۸۔ حضرت میاں غلام حسن بھٹیؒ (م۔ ۹/ذیقعد ۱۲۳۰ھ)

۹۔ حضرت غلام محمدؒ کیڑی والا (۱۲/محرم الحرام ۱۲۳۳ھ)

۱۰۔ حضرت حافظ ناصر الدینؒ۔

۱۱۔ حضرت مولوی محمد مسعودؒ سکنہ جھانگی۔ انھیں سلسلہ سہروردیہ کی خلافت حاصل تھی۔

۱۲۔ حضرت نور الحقؒ سکنہ شہر فرید۔

۱۳۔ حضرت غلام فریدؒ سکنہ ادھیرا الیکا۔ ان کے فرزند کے ساتھ ہی حضرت قبلہ عالم کی نورچشم

حضرت بی بی رسب" شادی ہوئی تھی۔

۱۴۔ حضرت حافظ الیاسؒ قوم سیال۔

۱۵۔ حضرت محمد غوثؒ جیدانہ۔

۱۶۔ حضرت حافظ پھلؒ جویا۔

۱۷۔ حضرت محمد بخش چشتیؒ سکنہ تاج سرور۔

۱۸۔ حضرت اسالت خانؒ۔

۱۹۔ حضرت نواب غازی الدین خانؒ (م ۱۲۱۵ھ)۔

۲۰۔ حضرت لطیف اللہ صاحبؒ سکنہ مضافات۔ خیر پور۔

۲۱۔ حضرت مولوی نور محمدؒ پھل سکنہ نواحی، بہاولپور۔

۲۲۔ مولوی محمد حسینؒ قوم چترو سکنہ نواحی، بہاولپور۔

۲۳۔ حضرت میاں اکبر لکھیؒ سکنہ قصبہ راینا سرسہ، انڈیا۔

۲۴۔ حضرت حافظ غلام نبیؒ۔

۲۵۔ حضرت مولوی محمد اکرمؒ سکنہ ڈیرہ غازی خان۔

۲۶۔ حضرت مولوی محمد مجیبؒ سکنہ گڑھی اختیار خان۔

۲۷۔ حضرت مخدوم شیخ محمودؒ یہ (حضرت مخدوم جہانیاں کی اولاد میں سے ہیں)

۲۸۔ حضرت مخدوم حامد نو بہار ثالثؒ بن مخدوم ناصر الدین رابع (خامس)

(م۔۱۲۰۳ھ/۱۷۸۹ء) بن غلام شاہ کلاں بن امیر شاہ بن غلام علی شاہ بن مخدوم نو بہار کلاں سکنہ اوچ سجادہ نشین اوچ شریف، ان کو ان کے بھائی مخدوم قلندر بخش نے ان کے ملازم دایہ یارا کے ہاتھ سے ان کو زہر دلوایا تھا۔

۲۹۔ حضرت مخدوم عبدالوہابؒ، اوچ شریف۔

۳۰۔ حضرت مخدوم عبدالکریمؒ، اوچ شریف (یہ حضرت سید جلال بخاری کی اولاد سے ہیں)

۳۱۔ حضرت مخدوم محب جہانیاںؒ (حضرت سید جلال بخاری کی اولاد سے ہیں)

۳۲۔ حضرت مولوی سلطان محمود کوریجہؒ (حضرت قاضی عاقل محمدؒ کے بھائی تھے)

۳۳۔ حضرت میاں محمدؒ سکنہ بندرگاہ سورت (انڈیا) یہ مجذوب تھے۔

۳۴۔ مولوی تاج محمودؒ سکنہ گڑھی اختیار خان۔

۳۵۔ شیخ جمال چشتیؒ سکنہ فیروز پور۔ یہ قصبہ مہار شریف کے قریب ہے۔ اس کی قبرانور بھی وہیں ہے۔ بے مثال عاشق تھے۔

۳۶۔ حضرت حافظ عظمت اللہؒ (م۔ ۲۳ر ذیقعد ۱۲۵۳ھ) سکنہ تو کیرہ شریف تحصیل ضلع بہاولنگر

۳۷۔ حضرت صاحبزادہ نور الصمدؒ (م۔ یکم ربیع الاول ۱۲۰۶ھ)۔

۳۸۔ حضرت میرن شاہؒ۔

۳۹۔ حضرت سید صالح محمد شاہؒ۔

۴۰۔ حضرت دین محمد شاہؒ۔ (یہ دوخلفا بستی مشتفی کے رہائشی تھے۔ یہ بستی ملتان کے قریب ہے)

۴۱۔ حضرت میاں احمد گوندیؒ۔ انھوں نے سلسلہ نقشبندیہ سے خلافت پائی۔

۴۲۔ حضرت نظام بخشؒ۔ یہ حضرت قطب جمال ہانسویؒ کی اولاد سے تھے۔

۴۳۔ حضرت شاہ عبدالعزیز ہندوستانیؒ۔

۴۴۔ حضرت مولوی ضیاء الدین مہارویؒ۔

۴۵۔ حضرت خلیفہ عبداللہؒ۔

۴۶۔ حضرت مولوی عبدالرحمن سندھیؒ۔ انھیں سلسلہ نقشبندیہ سے خلافت حاصل تھی۔

۴۷۔ حضرت قاضی احمد علی (م۔ ۹ر شعبان ۱۲۳۰ھ) بن حضرت قاضی عاقل محمد صاحب (م۔ ۱۸ر رجب ۱۲۲۹ھ)

ماخذ و مصادر

(۱) حکیم قاضی محمد عمر اعوان سیت پوری خلاصۃ الفوائد، قلمی

(۲) مولوی محمد گھلوی خیر الاذکار، مطبوعہ، اٹک

(۳) مولوی گل محمد احمد پوری، تکملہ سیر الاولیاء، مطبع رضوی، دہلی ۱۳۱۲ھ

(۴) خواجہ امام بخش مہاروی، گلشن ابرار، قلمی

(۵) خواجہ امام بخش مہاروی، مخزن چشت، قلمی

(۶) حاجی نجم الدین، مناقب المحبوبین، رام پور، ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء

(۷) حاجی نجم الدین، مناقب المحبوبین، لاہور، ۱۳۱۰/۱۸۹۲ء

(۸) پروفیسر خلیق احمد نظامی، تاریخ مشائخ چشت، عارفین، کراچی، ۱۹۷۵ء

(۹) نواب غازی الدین نظام (م ۱۲۱۵ھ)، مثنوی فخریۃ النظام، قلمی، مخزونہ کتب خانہ حضرت سید محمد فاضل شاہ چشتی، کرسی افغاناں، ٹیکسلا، پنجاب

(۱۰) مولانا رحمت علی ضیائی جے پوری، مراۃ ضیائی، مخزونہ حضرت سید صادق علی شاہ عزیزی سلیمانی، کراچی

☆

والد حضرت مولانا شاہ محمد شفیع علوی قریشیؒ

والد بزرگوار حضرت مولانا محمد علیؒ بانی خانقاہ، چشتیہ مکھڈ شریف

راجہ نور محمد نظامی بھوئی گاڑ ☆

خانقاہ چشتیہ مکھڈ شریف ضلع اٹک کے بانی حضرت مولانا محمد علی المعروف حضرت مولوی صاحب مکھڈی (متوفی ۱۲۵۳ھ/ ۱۸۳۷ء) خلیفہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی کے تذکرہ نگاروں اور دیگر حضرات نے جہاں بھی حضرت مولوی صاحب مکھڈی کا ذکر کیا ہے وہاں آپ کے آباؤ واجداد کے بارے میں وہی چند سطریں تحریر کی ہیں جو حضرات مکھڈ شریف کے اولین تذکرہ نگار حضرت مولانا عبدالنبی قریشی بن حضرت مولانا قاضی امیر حمزہ قریشی المعروف فقیر صاحب (متوفی ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء) نے اپنی فارسی تصنیف "تذکرہ المحبوب" ۱۳۰۲ھ (۱۸۸۸ء) کے صفحہ ۱۰۲ پر لکھی ہیں:

> حضرت مولانا صاحب مکھڈی بدانکہ اسم مبارک اوشان محمد علی است ۔۔۔ مولد ایشان و ثالہ شریف (بٹالہ شریف) کہ معدن اولیاء اللہ بود و آں در ملک پنجاب بنواحی امرتسر واقع است۔ وایشان اشرف القبائل قریشی بودند حضرت مولانا صاحب محمد علی و ثالوی ثم مکھڈی بن محمد شفیع بن محمد داود جلال آبادی کہ بنواحی کابل واقع است ۔۔۔ حضرت مولانا صاحب مکھڈی ہنوز خورد سالہ بودند کہ والدین شریفین ایشان از عالم فانی انتقال فرمودند۔

صفحہ ۱۷ پر حضرت مولانا زین الدینؒ مکھڈی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ غلام علی شاہؒ دہلوی آپ کے خالہ زاد تھے۔ ڈاکٹر صاحبزادہ محمد حسین للّٰہی "فیض المشائخ" میں لکھتے ہیں:

☆ جناب نور محمد نظامی، بھوئی گاڑ، حسن ابدال (تاریخ، تذکرہ اور آثاریات کے فاضل)

زبدۃ الورفیں حضرت مولانا محمد علی شفیع بن داؤد جلال آبادی ثم قریشی ہیں اور
اصلاً بٹالہ مشرقی پنجاب ہند (ہندوستان) کے ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور
بزرگ حضرت عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ آپ کے خالہ زاد
بھائی ہیں۔ حضرت شاہ غلام علی تو بٹالہ سے دہلی چلے گئے اور حضرت مرزا مظہر
جانِ جاناں شہید ۱۱۹۵ھ/۸۱-۱۷۸۰ء کے مرید و جانشین ہوئے اور حضرت مولانا
محمد علی بٹالہ سے مکھڈ آ گئے اور ہمیشہ کے لیے یہیں کے ہو گئے۔

حضرت شاہ محمد شفیع علوی قریشیؒ۔ آپ کی پیدائش بٹالہ شریف ضلع گورداس پور، مشرقی پنجاب (بھارت) میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی مولانا محمد داؤد قریشی جلال آباد نواح کابل (افغانستان) سے بٹالہ میں آ کر آباد ہوئے تھے۔ آپ کے افراد خاندان اکثر علما و صلحا تھے۔ حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ کے والد گرامی حضرت شاہ عبداللطیف قادری خلیفہ حضرت شاہ ناصر الدین قادری دہلوی آپ کے ہم زلف اور ہم خاندان تھے۔ "صاحب تذکرہ المحبوب" نے حضرت مولوی صاحب کے احوال میں آپ کا خاندان قریش لکھا ہے جبکہ آپ کے خالہ زاد بھائی و ہم خاندان بزرگ شاہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ و تذکرہ نگار حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددی فاروقی نے اپنی تصنیف "جواہر علویہ" میں لکھتے ہیں۔ "آپ سادات علوی ہیں اور نسب میں خلیفہ رسول اللہ ﷺ حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتے ہیں۔" سرسید احمد خاں "آثار الصنادید" میں لکھتے ہیں۔ "آپ سادات علوی سے ہیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ کی فاطمی اولاد کو سید و سادات اور غیر فاطمی اولاد کو قریشی علوی کہا جاتا ہے۔ چونکہ آپ کا شجرہ نسب حضرت محمد بن حنفیہ کے ذریعے حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ سے ملتا ہے اس لیے آپ کا خاندان قریشی علوی ہے۔ حضرت مولانا شاہ محمد شفیعؒ کی ابتدائی تعلیم و تربیت وطن بٹالہ شریف میں ہوئی۔ اعلیٰ کتب کی تعلیم کے لیے دہلی تشریف لے گئے۔ فراغت علوم عقلیہ و نقلیہ کے بعد دورہ حدیث شریف کے لیے مدرسہ رحیمیہ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۲ء) کی خدمت میں حاضر ہو کر دورہ حدیث شریف پڑھا۔ دوران تعلیم ہی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ خلیفہ والد ماجد خود

حضرت شاہ عبدالرحیم فاروقی نقشبندی مجددیؒ سے بیعت ہو کر اسباق سلوک و معرفت کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا نعیم اللہ بہرائچی خلیفہ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں اپنی تصنیف "بشارات مظہریہ" (فارسی، قلمی) میں لکھتے ہیں: "ایشاں اول ذکر طریقہ (نقشبندیہ مجددیہ) در خدمت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گرفتند"

ترجمہ:

آپ نے ابتدا اس سلسلہ طریقت (نقشبندیہ مجددیہ) کا ذکر فیض حضرت شاہ ولی اللہ سے حاصل کیا۔ بعد از فراغتِ تعلیم علوم ظاہریہ کے حضرت مرزا مظہر جان جاناں خلیفہ حضرت سید نور محمد بدایونی (م ۱۱۳۵ھ/۱۷۲۳ء) بانی خانقاہ مظہریہ نقشبندیہ مجددیہ محلہ امام، بالمقابل جامع مسجد دہلی کے ہاں حاضر ہو کر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں سلوک و احسان کی تعلیم و فیضِ باطنی حاصل کر کے خلیفہ مجاز ہوئے۔ آپ کا اسم گرامی خلفائے حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں میں حضرت شاہ غلام علی دہلوی سجادہ نشین خانقاہ مظہریہ نے اپنی تصنیف "مقامات مظہریہ" میں لکھا ہے اور مزید لکھتے ہیں "شاہ محمد شفیعؒ در طریقہ از خدمتِ بزرگی (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) گرفتہ بالتزام صحبت مبارک حضرت ایشاں (حضرت مرزا صاحب) کار باطن خود بمقامات بلند رسانیدہ بود و بتجلیات ذاتیہ فائز گردید۔ بیاد الٰہی وقت خوش داشتند"

ترجمہ:

شاہ محمد شفیعؒ نے بزرگ (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) سے طریقہ (نقشبندیہ مجددیہ) حاصل کیا اور پھر آپ (خواجہ مرزا مظہر جان جاناں) کی صحبت مبارکہ کے التزام سے اونچے مقامات پر پہنچے اور تجلیات ذاتیہ پر فائز ہوئے اور اپنا وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں گزارتے تھے۔ آپؒ کا انتقال تقریباً ۱۱۸۰ھ/۱۷۶۶ء میں ہوا۔ "تذکرہ المحبوب" میں لکھا ہے: "حضرت مولانا مکھڈی صاحب (پ ۱۱۶۳ھ/۱۷۵۰ء) ہنوز خورد سالہ بودند کہ والدین شریفین ایشاں از عالم فانی انتقال ورزیدند۔"

ترجمہ

حضرت مولانا صاحب مکھڈی ابھی چھوٹی عمر کے تھے کہ آپ کے والدین شریفین عالم فانی سے چل بسے۔ ابوالخیر محمد بن فاروق نقشبندی مجددی نے چند بزرگوں کے مکتوبات کا ایک مجموعہ بنام "مکتوبات طیبات" مرتب کیا جو ۱۳۰۹ھ میں مطبع مجتبائی، دہلی سے شائع ہوا۔ اس میں حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں کے مکتوبات بھی شامل ہیں۔ مکتوب نمبر تیئتیس میں جو مولوی نعیم اللہ بہرائچی کے نام ہے۔ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناںؒ لکھتے ہیں: "شاہ شفیع علیہ الرحمۃ بدرد فتق وفات یافتند و در مقبرہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدفون شدند"

ترجمہ:

شاہ شفیع درد فتق کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں اور آپ کو حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرہ میں دفن کیا گیا ہے۔

آپ کا وصال تقریباً ۱۱۸۰ھ بمطابق ۱۷۶۶ء کو ہوا اور احاطہ مزار شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قبرستان مہندیاں شاہراہ لاہور (بہادر شاہ ظفر مارگ) دہلی میں دفن کیا گیا۔

اولاد نرینہ میں تین صاحبزادوں کے نام ملتے ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا میاں عبدالرسول، ساکن بٹالہ، ضلع گورداس پور

۲۔ حضرت مولانا میاں غلام رسول، ساکن بٹالہ، ضلع گورداس پور

۳۔ حضرت مولانا محمد علی المعروف حضرت مولوی صاحب مکھڈ شریف متوفی ۱۲۵۳ھ/ ۱۸۳۷ء

ماخذ:

۱۔ عبدالنبی، مولانا، تذکرۃ المحبوب (قلمی)، مخزونہ کتب خانہ خانقاہ معلی حضرت مولانا محمد علی مکھڈی، مکھڈ شریف

۲۔ غلام علی شاہ دہلوی، مقامات مظہریہ، مطبع احمدی، دہلی، ۱۲۶۹ھ

۳۔ محمد بن احمد مراد آبادی، کلمات طیبات، مطبع مجتبائی، دہلی، ۱۳۰۹ھ

۴۔ نعیم اللہ بہرائچی، بشارات مظہریہ (قلمی عکس)، مملوکہ محمد اقبال مجددی، لاہور

۵۔ غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر (مرتبہ)، لوائح خانقاہ مظہریہ، آفرینش پرنٹنگ پریس، کراچی، ۱۹۷۵ء

۶۔ غلام علی شاہ دہلوی، مقامات مظہری، مترجم محمد اقبال مجددی، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۱۹۸۳ء

۷۔ خلیق انجم (مترجم)، مکتوبات مرزا مظہر جان جاناں شہید، مکی دارالکتب، لاہور، ۱۹۹۷ء

۸۔ محمد نذیر رانجھا، تاریخ و تذکرہ خانقاہ مظہریہ، جمعیت پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۶ء

۹۔ رؤف، محمد رافت مجددی، جواہر علویہ، ملک فضل دین تاجر کتب، لاہور، ۱۹۱۹ء

۱۰۔ سر سید احمد خاں، آثار الصنادید، سنٹرل بک ڈپو، اردو بازار، دہلی، ۱۹۶۵ء

☆

سجادہ نشینانِ حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی

(۳) حضرت مولانا غلام محی الدین احمدؒ مکھڈی

محمد ساجد نظامی

ابتدائی حالات: آپؒ کا اسم گرامی غلام محی الدین احمدؒ ابن میاں محمد ابن حافظ محمد محسنؒ ابن مولانا ابراہیمؒ۔ ۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۸ء مکھڈ شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا مولد و مسکن تھوا محرم خان (تحصیل تلہ گنگ) تھا۔ حضرت مولانا ابراہیمؒ کا مزار مبارک تھوا محرم خان میں ہے۔
حضرت مولانا ابراہیمؒ کے تین صاحبزادے ہوئے۔

۱۔ حافظ محمد محسنؒ ۲۔ مولانا غلام حسنؒ ۳۔ حضرت محمد اکرمؒ

حافظ محمد محسنؒ اور مولانا غلام حسنؒ سگے بھائی تھے۔ حضرت محمد اکرمؒ کی والدہ الگ تھیں۔
حافظ محمد محسنؒ نرڑا کے قصبہ ترنگ میلہ میں قیام پذیر ہوئے۔ مولانا غلام حسنؒ نے للیانی (سرگودھا) میں سکونت اختیار کی۔ محمد اکرمؒ ابتداً والد مکرم کے ساتھ رہے بعد ازاں اُن کے وصال کے بعد ڈھڈیاں (سرگودھا) میں سکونت اختیار کی۔ حضرت حافظ محمد محسنؒ کچھ عرصہ وہیں ترنگ میلہ (طورنگ میلہ) میں مقیم رہے۔ پھر مکھڈ شریف تشریف لائے اور جامع مسجد (مسجد حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی) سے ملحقہ حجروں میں مقیم ہوئے اور قرآن مجید کی تعلیم شروع کر دی۔ علاقہ کے لوگ آپؒ کے فیضان سے مستفید ہوئے۔ آپ کا وصال مسجد سے ملحقہ حجروں میں ہوا۔ مزار مبارک خانقاہِ معلی حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی سے ملحقہ مسجد سے متصل جنوبی مینار کے سائے میں مولانا عبدالقدوس چھاچھیؒ کے شرقی جانب مرجع خلائق ہے۔

حصولِ علم: آپؒ نے ابتدائی تعلیم مکھڈ شریف کی درسگاہ میں حاصل کی۔ بعد ازاں بھُو (فتح جنگ) میں مولانا محمد قاسمؒ کے پاس زیرِ تعلیم رہے۔ جن دنوں حضرت مولانا زین الدینؒ مکھڈی کا وصال ہوا تو آپؒ یہاں شرح ملا جامی و عبدالغفور پڑھتے تھے۔ آپؒ کے چھوٹے بھائی حضرت

شمس الدین مکھڈی بھی ساتھ تھے۔ ''تذکرۂ محبوب'' میں مولانا عبدالنبیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت زینت الاولیاء کے وصال کی خبر چھ دن بعد پہنچی۔ ۱۳ محرم الحرام ۱۲۹۵ھ کو حضرت کا وصال ہوا۔ اپنے مرشد ومربی کے وصال کے بعد ۱۰ سال تک حصول علم میں مشغول رہے۔ ۱۳۰۵ھ میں باقاعدہ مسند رشد پر متمکن ہوئے اور ایک عالم کو اپنے ظاہری وباطنی علوم سے مستفیض فرمایا۔ آپؒ کے اساتذہ میں مولانا محمد قاسمؒ بٹھوار (فتح جنگ) کے علاوہ مولانا خورشیدؒ لنگڑیالوی، مولانا حافظ عبد القدوسؒ چھاچھی اور مولانا خان محمد مرجانوی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے متعدد مدارس سے حصول علم کرتے رہے۔

بیعت وخلافت: آپؒ کی بیعت اپنے نانا حضرت خواجہ زین الدین معروف بہ زینت الاولیاء سے تھی۔ ۱۲۹۵ھ، صفر المظفر کو حضرت غلام محی الدینؒ مکھڈی غوث زماں حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی کے سالانہ عرس مبارک پر حاضری کے لیے تونسہ مقدسہ تشریف لے گئے تو حضرت خواجہ اللہ بخشؒ غریب نواز نے آپؒ کی دستار بندی فرمائی۔ دوسرے سال دوبارہ عرس مبارک پر حاضر ہوئے تو حضرت اللہ بخشؒ غریب نواز نے خلافت عطا فرمائی۔ بیعت کی اجازت کے ساتھ حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی کی جانشینی کا منصب عطا فرمایا۔ حضرت اللہ بخشؒ غریب نواز آپ کے ساتھ حد درجہ شفقت فرماتے۔ آپؒ اپنے خواجہ کے سفر وحضر میں ان کے حکم کے مطابق ساتھ رہتے۔ ۱۲۹۹ھ میں جب اللہ بخشؒ غریب نواز نے سفر حج کا ارادہ فرمایا تو آپؒ کو بھی ہمسفری کا دعوت نامہ بھیجا گیا۔ اپنے نانی صاحبہ سے دیر سے اجازت ملنے کے سبب آپؒ سفر میں فوری شریک تو نہ ہو سکے لیکن بذریعہ بحری جہاز بمبئی (ممبئی) مکہ مکرمہ میں اللہ بخشؒ غریب نواز کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ چھ ماہ کے اس سفر کے دوران حضرت کی ذات والا شان سے فیوض وبرکات کا حصول ایک یقینی امر تھا۔

ازدواجی زندگی: آپؒ نے تین شادیاں کیں۔ ڈھوک راہم، کھڑپہ (تحصیل پنڈی گھیب)، ٹھوہ محرم خان (تحصیل تلہ گنگ)، اور ایک کالاباغ (ضلع میانوالی) سے۔

اولاد واطہار: اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے تین صاحبزادے اللہ رب العزت نے عطا

کیے۔ تینوں علم و فضل میں اپنی مثال آپ تھے۔

۱۔ حضرت مولانا محمد احمد الدینؒ مکھڈی (م ۔۳ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ مطابق جولائی ۱۹۶۹ء۔ مدفن مبارک خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی)

۲۔ حضرت مولانا محمد الدینؒ مکھڈی (م ۔۱۵ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۹۷۵ء۔ مدفن مبارک خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی)

۳۔ حضرت مولانا غلام زین الدینؒ مکھڈی ثم ترگوی (م ۔۲۲ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ مطابق جولائی ۱۹۷۸ء۔ مدفن مبارک :بہہ شریف ،ترگ، تحصیل عیسیٰ، ضلع میانوالی)

شاگرد و خلفا: آپؒ کے شاگرد و خلفا میں حضرت مولانا محمد احمد الدینؒ مکھڈی، حضرت مولانا محمد الدینؒ مکھڈی، حضرت مولانا غلام زین الدینؒ مکھڈی ثم ترگوی، مولانا حسنؒ چشتی حیدر آبادی، صوفی عطا محمد خانؒ عیسیٰ خیلوی، مولانا شمس الدینؒ اخلاص کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

معمولات: حضرت مولانا محمد احمد الدینؒ مکھڈی ''تذکرۃ الصدیقین'' میں اپنے والد مکرم کے روزمرہ معمولات کے ضمن میں یوں گویا ہیں:

> حضرت پیر و مرشدم حضرت زینت الاولیاؒ کے سب اعمال و عادات نشست و برخاست میں پورے متبع تھے۔ تدریس علوم ظاہریہ سے جو وقت فارغ ملتا اس کو اوراد و نوافل عبادت میں صرف فرماتے۔ شام و عشا کے درمیاں کا وقت اکثر درود خوانی میں صرف ہوتا تھا۔ نماز عشا کے بعد بھی کافی دیر تک آپ مسجد میں تشریف فرما رہتے۔ اس کے بعد مکان پر تشریف لے جا کر کھانا تناول فرما کر آرام فرماتے۔ عصر اور شام کے درمیاں کا وقت بھی مسجد میں تشریف فرما رہتے اور عبادت کا شغل رہتا تھا۔ ابتدائی ایام اوائل عمر میں تدریس پر زیادہ وقت صرف ہوتا تھا۔ اواخر عمر میں زیادہ وقت عبادت میں صرف ہوتا تھا۔ لیکن تدریس سے کوئی حصہ عمر کا خالی نہ تھا۔ چند عرصہ حضرت پیر و مرشدم کی نظر مبارک بوجہ موتیا بند کے بند ہو گئی تھی۔ اس وقت بھی آپ تدریس فرماتے رہے۔[1]

کتب خانہ کی نئی عمارت و دیگر تعمیرات میں دلچسپی کتب خانہ مولانا محمد علیؒ مکھڈی کی موجودہ وسیع و پرشکوہ عمارت آپؒ ہی کے عہد سجادگی میں ہوئی گئی۔ گنبد حضرت مولانا محمد علیؒ مکھڈی کے چاروں طرف برآمدے تعمیر کروائے گئے۔ مسجد کو وسیع کیا گیا اور مرکزی تالاب بنایا گیا۔ جس کا پانی وضو اور دیگر ضروریات کے لیے استعمال میں لایا جاتا۔ طلبا کی رہائش کے لیے مسجد کے سامنے، نئے کمرے اور برآمدہ کی تعمیر کو مکمل کیا گیا۔

حضرت مولانا غلام محی الدین احمدؒ زندگی بھر درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ متعدد علما و فضلا نے آپؒ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ آپؒ کے شاگردوں اور فیض یافتگان میں مولانا شمس الدینؒ خلاصی جنھوں نے ''جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ'' کے نام سے ایک طویل فارسی مثنوی لکھی ہے، جس میں مناقب کے زیر عنوان انھوں نے حضرت خواجہ اللہ بخشؒ تونسوی اور حضرت خواجہ غلام محی الدین احمدؒ کے لیے اپنا ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے۔ اپنے پیر و مرشد کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

در منقبت خواجہ مکھڈی پیر و مرشد خود، قال اعلام ارشاد و رفعتہ وابقاہ للہ مفیداً، دوام الایام والیالی باقیہ۔

بزرگان کہ چون یک تن آراستند	۱	چو چشم امت مصطفیٰ خواستند
دریں چشم چون دیدہ را مردمک	۲	بود خواجۂ پاک سیرت ملک
کہ در ملک ارشاد شد سایہ دار	۳	سران زمان بر درش باجدار
چو یوسف ز برج سعادت مہی	۴	بمصر مکھڈ ست نامی شہی
ز فضل الٰہی بسر تاج او	۵	جہانے بدیدار محتاج او
بود رود فیضش ز دریائے سند	۶	عزیزی تر از نیکنامان ہند
چو یعقوب عام پُر از عشق او	۷	صدفہ ی دل از در صدق او
بنام آمدہ محی اسلام و دیں	۸	بہ پیشش غلام ست خدمت گزیں[۲]

آپؒ کے ایک شاگرد مولانا حسن چشتیؒ ۷۴ سال تک جامع مسجد عثمانیہ حیدرآباد دکن میں امام و خطیب رہے۔ ۳ سال مکھڈ شریف میں آپؒ کے زیر سایہ رہنے کا شرف بھی حاصل رہا۔ اپنے پیر و مرشد سے محبت کے رنگ ڈھنگ ان سے سیکھنے چاہئیں۔ ایک خط میں اپنے دوست صوفی عطا محمدؒ عیسیٰ خیلوی کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

> مجھ پر میرے مالک کا بے انتہا فضل و کرم ہے بقوائے [کذا] ان تعدّوا نعمۃ اللہ لاتحصوھا مالک کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا تو بجائے خود رہا اس کی نعمتوں کا شمار بھی بے حد مشکل اور غیر ممکن ہے، میں نہ عالم نہ فاضل، نہ عابد نہ زاہد، نہ دنیوی لیاقت نہ دنیوی کاروبار کی وقفیت مگر میرا مالک اپنے اس سراپا غرق بحار عصیاں بندے پر اس قدر مہربان ہے کہ اس کا اظہار غیر ممکن ہے۔ یہ بھی مالک کا فضل و کرم ہے کہ ایسے بے نظیر پیر ؒ کا غلام بنایا ہے اور پھر اس ناچیز غلام کی ایسی محبت حضرت قبلہؒ کے قلب اطہر میں ودیعت فرمائی ہے کہ نہ صرف بہ زمانہ حیات دنیوی حضرت قبلہؒ کی بے انتہا عنایتیں میرے شامل حال تھیں بلکہ اب حیات اُخروی میں بھی حضرت قبلہؒ کی عنایتوں سے مالامال ہوں۔ حضرت قبلہؒ کے مبارک ہاتھوں کا تحریر فرمودہ یک مکتوب گرامی بغرض زیارت بھیجتا ہوں بعد زیارت واپس فرما دیجئے۔ آقا نے اپنے ناچیز غلام کو جن الفاظ میں مخاطب فرمایا ہے اور آقا کی بے انتہا عنایت جو اس کمترین غلام کے شامل حال تھی اور اب بھی ہے اور آیندہ بھی ہمیشہ ان شاءاللہ المستعان رہے گی۔ اس مختصر تحریر سے آپ کو اس کا اندازہ ہو جائے گا۔ جب کبھی اپنے گناہوں کی کثرت اور نیکیوں کی قلت کی وجہ سے پریشان ہوتا ہوں تو اس مکتوب گرامی کو پڑھ کر ان محبت بھرے ملفوظات مبارک سے اپنے حسرت زدہ دل کو تسکین دے لیا کرتا ہوں۔ منشیوں سے حضرت قبلہؒ نے جو مکتوبات لکھائے تھے ان میں اس مکتوب گرامی سے بھی زیادہ محبت بھرے الفاظ ہیں لیکن اس مختصر مکتوب گرامی کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہ حضرت اقدس و اعلیٰؒ کے مقدس ہاتھوں کا تحریر فرمایا ہوا ہے میرا خیال

ہے کہ اچانک موت نہ آگئی اور موت سے پہلے کچھ بات چیت کی مہلت مل گئی تو
یہ وصیت کروں گا کہ حضور ﷺ کی سرکار کی علامت کو نکال کر یہ عادت مجھے قبر میں
رکھنے کے بعد میرے سینے پر رکھ دیا جائے تاکہ اس کی برکت سے میری
مشکلات آسان ہو جائیں۔ فرشتے قبر میں پوچھیں تو میں بے شک یہ کہہ دوں گا۔
"میں امت ہوں محمد ﷺ کی گدا شاہ مکھڈی کا"۔ معاف فرمایئے خط کے
مضمون سے بہت دور نکل گیا ہوں مگر میرا قصور نہیں طبیعت اس وقت بے قابو
ہے۔ والسلام، محل میں تسلیمات، اعزہ کو دعوات مزید حیات و ترقی درجات
دارین۔ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۳۸ھ

حضرت مولانا غلام محی الدین محمدؒ مکھڈی تادمِ آخریں درس و تدریس سے وابستہ
رہے۔ ایک روایت کے مطابق آپ علی الصبح اسباق شروع فرماتے اور رات گئے تک تعلیم و تدریس
کا یہ سلسلہ جاری رہتا۔ کتابت کا بھی ذوق وافر آپ کو میسر تھا۔ کتب خانہ مولانا محمد علیؒ مکھڈی میں
ایک مخطوطہ "سراجی" کا آپ کے ہاتھ مبارک کا لکھا ہوا محفوظ ہے۔ علاوہ ازیں مختلف موضوعات پر
اپنے شاگردوں کو بھی تحریک دلاتے کہ لکھیں۔ کتب خانہ میں کچھ مختلف الموضوع پر ایسے مخطوطات
موجود ہیں جو آپؒ کے ایما پر لکھے گئے۔ ان شاء اللہ جلد فہرست مخطوطات میں اُن کا تفصیلی ذکر آ
جائے گا۔

آپؒ اپنے حلقہ احباب، پیرانِ عظام و رخلفا و شاگردوں کو باقاعدہ خطوں کے
جواب لکھتے تھے۔ آخیر عمر میں منشیوں سے مکتوبات کے جوابات لکھواتے۔ تین مکتوب مبارک بنام
صوفی عطا محمد عیسیٰ خیلوی (میانوالی) کے نام کتب خانہ میں محفوظ ہیں۔

وصال مبارک آپؒ وصال مبارک ۸ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۲۰ء بروز منگل طلوع آفتا
ب کے بعد ہوئی۔ وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی۔ آپؒ کا مزار مبارک مولانا محمد
علیؒ مکھڈی کے مزار سے متصل جانب غرب واقع ہے۔ قطعہ تاریخ وصال جو آپؒ کے مزار مبارک
کی غربی دیوار پر لکھا گیا ہے۔ درج ذیل ہے۔

خواجہ بحر و جاہ و جلال ۱ شد ز دنیا باوج علیین
تردیہ صبح ساعت نیکو ۲ سال جامع غلام محی الدین (۱۳۳۸ھ)
فاضل دہر واصل کامل ۳ نامور بود شیخ معبدین
شد بگلزار خلد واجد وصل ۴ بلبل گل غلام محی الدین
چشمۂ فیضِ او مدام آباد ۵ والی وصل باغ زین الدین

☆☆☆

حوالہ جات :

۱۔ محمد الدینؒ، مولانا، تذکرۃ الصدیقین، فیروز سنز لمیٹڈ، اشاعت دوم، س ن، ص ۹۰
۲۔ شمس الدین اخلاصی، مولانا، جنگ نامہ معروف بہ قاسم نامہ (قلمی عکس)، مخزونہ کتب خانہ مولانا محمد علیؒ مکھڈی، ۱۳۳۶ھ، ص ۲۲
۳۔ حضرت خواجہ غلام محی الدینؒ مکھڈی

☆☆☆☆☆

مولوی محمد خدا بخشؒ

محمد تو قیر احمد ملک ☆

سماج کی تشکیل میں مختلف نسبتیں کارفرما ہوتی ہیں۔ان میں سے علمی و روحانی نسبت سب سے قوی اور ہمہ گیر اثرات کی حامل ہوتی ہے۔مشرقی معاشرے میں گوناگوں انسانی نظرتوں کے بیچ و بیچ علمی و روحانی نسبتوں کے شفاف سرچشمے معاشرے کے ظاہر اور باطن کو سنوارنے کا کام کرتے ہیں۔شفاف اس لیے کہا کہ اب شفافیت اور شقاقیت میں فرق مٹتا جا رہا ہے۔حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے دست گرفتہ اور نگاہ یافتہ مولوی محمد خدا بخشؒ شفاف نسبت کے بزرگ اٹک میں ہو گزرے ہیں۔تجلیات مہر کی یہ کرن عجیب و غریب رنگوں سے تشکیل پائی تھی۔علم، حکمت، دولت، عزت غرض ہر چیز کے حامل اس شخص کو ان تمام چیزوں سے لاتعلق پایا۔نہ علم کا زعم، نہ ثروت مندی کا غرور نہ نسبت کا گھمنڈ اور نہ ہی کسی انبوہ کثیر کا متمنی ..... خدا خوفی سے چور اور عشق مصطفیٰ ﷺ سے مسرور اپنی ذات میں، گم لامکاں کا مسافر۔میری سماعت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اُس فقیر بے ریا کی لپکتی ہوئی بانگِ اذان نے میرے مشام جاں کو بارہا معطر کیا۔ہر چند کہ اس وقت اُس کی تفہیم اور اس کے پیچھے تڑپتی ہوئی پکار میرے لیے بے معنی تھی۔زمانے میں زمانے کے لیے زمانے سے جدا ہو کر رہنے کا نظارہ بھی میری آنکھوں نے دیکھا مگر اس وقت کیا خبر تھی کہ زمانہ کیا ہے اور اس سے تعلق کیا ہوتا ہے۔

برسوں بعد پچھلے برس دل میں جستجو ہوئی کہ اس درویش باصفا اور فقیر بے ریا کے احوال معلوم کروں۔یہ دیکھوں کہ کوئی زمانے سے جدا کیوں رہا، وضع قطع میں، تراش خراش میں، چال ڈھال میں۔زمانے کا رنگ اس پر کیوں نہ چڑھا؟ وہ کیوں یک رنگ رہا، زمانے سے جدا رنگ میں۔اس کے لیے ان کے صاحبزادے محمد نصیر احمد صاحب سے ملا اور اپنا مدعا بیان کیا۔معلوم ہوا

☆ لیکچرر شعبہ اُردو، گورنمنٹ ڈگری کالج، بسال

کہ ان کے احوال نہ تو خود انھوں نے قلمبند کیے ہیں اور نہ ہی کسی اور نے ابھی مسالا موجود ہے۔ وہ غالباً یہ چاہتے بھی نہ تھے۔ نصیر صاحب لاڈلے لگر بیشتر اوقات منسوب رہے اور مولوی صاحب کا زیادہ قیام بھی انھیں کے ہاں رہا' اس لیے بہت سی زبانی معلومات ان کے حافظے میں محفوظ تھیں۔ انھوں نے کمال شفقت سے یہ معلومات آنسوؤں میں بھگو بھگو کر مجھے فراہم کیں۔ اس قدر نوٹس جمع ہیں کہ انھیں ایک ہی مضمون کی صورت میں پیش کرنا بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لیے قسط وار پیش کرنے کا قصد رکھتا ہوں۔ یہ پہلا مضمون اجمالی تعارف پر مبنی ہے۔ اس اجمال کی تفصیلات بہت دل کش، معلومات افزا اور روح پرور ہیں۔ اسی لیے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اسے ہدیۂ قارئین نہ کروں گا تو ناانصافی ہوگی۔

مولوی خدا بخشؒ کھتر قبیلے کے ایک علمی گھرانے میں ڈھیری کوٹ کے مقام پر پیدا ہوئے۔ آپؒ کا تعلق ضلع اٹک کے گاؤں منھیال سے تھا۔ آپؒ کے والد کا نام مولوی محمد نصیر الدینؒ تھا۔ مولوی محمد نصیر الدین باعمل عالم تھے۔ آپؒ نے درس و تدریس سے فراغت کے بعد اپنے گاؤں منھیاں کی مرکزی جامع مسجد میں امامت کے فرائض سنبھالے۔ اس کے بعد ڈھیری کوٹ تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے امامت کے ساتھ خطابت کے جوہر بھی دکھائے۔ ڈھیری کوٹ قیام کے دوران میں ان کے ہاں ۱۱ مئی ۱۹۱۳ء کو مولوی محمد خدا بخشؒ پیدا ہوئے۔ پیدائش کے دو دن بعد آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد آپ کے والد نے منھیال مراجعت کی اور جامع مسجد میں امامت و واعظ کی ذمہ داری سنبھالی۔ مولوی محمد خدا بخشؒ کے دادا مولوی شاہنوازؒ حضرت پیر مہر علی شاہؒ کے ہم سبق پیر بھائی تھے۔ حضرت خواجہ امیر احمد بسالویؒ کی تجویز پر برادر اکبر مولوی اللہ بخشؒ اور ماموں مولوی عبدالغنیؒ آپ کو حضرت اعلیٰ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ کی خدمت میں لے گئے۔ آپ نے اُن کی خدمت میں رہ کر سلوک کی ابتدائی منازل طے کیں۔

کسبِ فیض کے ساتھ حضرت اعلیٰؒ کے آخری غسل کی سعادت بھی آپ دونوں بھائیوں کا مقدر ٹھہری۔ حضرت اعلیٰؒ کے بعد اُن کے فرزندِ ارجمند غلام محی الدین (حضرت بابو جیؒ) آپؒ سے

بے حد محبت کرتے تھے۔ بابو جیؒ، لالہ جی صاحبان (پیر غلام معین الدینؒ المعروف بڑے لالہ جی
حضرت شاہ عبدالحق مدظلہ العالی) کے ساتھ آپ کو تیسرا بیٹا شمار کرتے اور سفر و حضر میں ساتھ رکھتے
تھے۔ آپؒ نے لالہ جی صاحبان کے ساتھ جامعہ عباسیہ بہاولپور سے علمی مدارج مولوی، منشی
فاضل، عالم، ادیب اور علامہ تک طے کیے۔ بہت ذہین، عاشق کتاب و سنت اور متقی تھے، اسی وجہ
سے نسبی فوقیت کے باوجود خاندانِ مہریہ میں ان کی بہت زیادہ قدر کی جاتی تھی۔ تحصیل علم کے بعد
گولڑہ شریف مدرسے کا پہلا مدرس ہونے کا اعزاز بھی انھی کو بخشا گیا۔ یہاں قریباً دس برس تک
تدریس اور امامت کے فرائض آپؒ کے سپرد رہے۔

آپؒ عالمِ باعمل اور درویش باصفا تھے۔ دنیا و مافیہا سے بے نیاز حضرت بابو جیؒ کے ساتھ
دہلی، اجمیر، لکھنؤ، بغداد، شام، عراق، مدینہ، مکہ، روم اور شام وغیرہ کے علمی و روحانی اسفار طے
کیے۔ عربی و فارسی کے جید عالم تھے۔ قرآن، حدیث اور فقہ پر مکمل عبور حاصل تھا۔ مناظرے میں
بڑے بڑے علما اُن کے سامنے دبک کر رہ جاتے تھے۔ اُن کا جلال اور علمی دلائل "فبھت الذی کفر"
ہوتے تھے۔ طریقت و شریعت اپنے تمام تر جلال و جمال کے ساتھ ان کی ذات اقدس میں مجتمع
تھی۔ متاعِ دنیا ان کے قدموں میں تھی، مگر اس طائرِ لاہوتی نے اسے ٹھکراتے ہوئے ہمیشہ ابدی
فوز و فلاح کو پیش نظر رکھا۔ تحصیل علم اور اتباع سنت اُن کی زندگی کے بنیادی مقاصد تھے۔ خشیت
الٰہی کے اُس مقام پر تھے جہاں ماسوا کا ذرہ برابر بھی خوف نہ تھا۔ اتباع سنتِ رسول ﷺ میں اس
قدر سخت واقع ہوئے تھے کہ رسول کریم ﷺ کی ناراضگی کے سوا، کسی کی ناراضگی کو خاطر میں نہ لاتے
تھے۔ نام و نمود سے یکسر بے نیاز، حقیقی معنوں میں فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول تھے۔ فقر و استغنا میں جو
بے باکی ہوتی ہے وہ ان کی نمایاں خصوصیت تھی۔ کتاب و سنت کے ایسے عارف تھے کہ پیچیدہ سے
پیچیدہ مسائل کو ایسی سہولت اور آسانی سے حل فرماتے کہ گویا کوئی مشکل ہی نہ ہو۔ آپؒ نے ۲۱ ربیع
الاول ۱۴۲۵ھ ۸۹ برس کی عمر میں جان، جانِ آفرین کے سپرد کی۔ آپؒ کو وصیت کے مطابق والد
اور دادا کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپ کا مزار منقیال گاؤں کے مرکزی قبرستان میں واقع ہے۔

☆

جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ

مولانا شمس الدین اخلاصیؒ

"جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ" کے شاعر حضرت مولانا شمس الدین اخلاصیؒ، اخلاص، تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک کے باشندے تھے۔ مکھڈ شریف کے خانوادے کے چشم و چراغ حضرت خواجہ غلام محی الدینؒ احمد مکھڈی کے خلیفہ و مرید تھے۔ مثنوی "جنگ نامہ" میں اپنے پیر و مرشد کی منقبت اُن کی محبت و عقیدت کا اظہار یہ ہے۔ "جنگ نامہ" حضرت میاں حسن چشتی میکی ڈھوک، تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک کے قدیمی کتب خانہ کا خطی نسخہ ہے جو پہلی بار منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ یہ مخطوطہ جناب قاری واجد حسین صاحب ساکن میکی ڈھوک کے ذریعے راقم تک پہنچا۔ میں نے اس کا عکس لینے کی اجازت لی، عکس استاد مکرم حضرت نذر صابری علیہ الرحمہ کو دکھایا تو عجب خوشی سے اُن کا چہرہ دمک اُٹھا۔ انھوں نے فرمایا کہ اس کو جلد از جلد کمپوز کرا کے مجھے دو، پروف ریڈنگ کے بعد اسے شائع کرنے کی سبیل نکالتے ہیں کمپوزنگ اور پروف کے مراحل سے گزر کر مثنوی "جنگ نامہ" کے رجال واماکن پر کام شروع ہوا، جو کسی حد تک مکمل بھی ہو گیا۔ جناب صابریؒ نے اس کا ملخص اردو میں بھی تیار کر لیا، لیکن بوجوہ یہ مثنوی اشاعت نا آشنا رہی۔ اب "قندیل سلیماں" کے توسل سے اسے قسط وار شائع کرنے کی سعادت حاصل کرتے جا رہے ہیں ۹۸، صفحات پر مشتمل یہ مثنوی ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء میں مکمل ہوئی۔ ترقیمہ میں مثنوی نگار رقم طراز ہیں: "الحمد للہ کہ بعون وعنائتش کتاب مسمے بہ جنگ نامہ معروف بہ قاسم نامہ از دست عبد و اعاصی شمس الدین الاخلاصی در شب پنجشنبہ مورخہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ بہ تمام رسید" (جنگ نامہ عکس مخطوطہ، مخزونہ کتب خانہ مولانا محمد علیؒ مکھڈی، ص ۱۹۸)

اصل مخطوطہ میکی ڈھوک میں حضرت عبدالصبور چشتی مدظلہ العالی کے کتب خانہ میں محفوظ

ہے۔مولانا شمس الدین اخلاصی کے مرشد حضرت استاد علامہ حافظ عبدالغفور (م ۱۹۹۴ء) دفن
لنگڑیاں شریف (تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک) کے نانا تھے۔ جناب قاری عبدالودود صاحب
سے بھی یہ مخطوطہ زیارت سے پتے انھوں نے جناب عبدالودود چشتی مدظلہ العالی کے والد مکرم
سے زیارت کے لیے منگوایا تھا، پتہ چلا ہے یہ حضرت عبدالغفورؒ کے پاس رہا، بعد ازاں دوبارہ وہ
اپنے ساتھ میکی ڈھوک لے گئے۔ سعی و کوشش کے باوجود ابھی تک مولانا اخلاصیؒ کے حالات پردہ
اخفا میں ہیں۔ راقم کئی بار حالات کی جمع آوری کے لیے اخلاص کا سفر کر چکا ہے۔ مولانا کی قبر
مبارک اخلاص کے قدیمی قبرستان میں موجود ہے۔ اب تک کے معلومہ حالات کے مطابق مولانا
اخلاصیؒ کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ ان کی دو بیٹیاں تھیں۔ ایک کی لنگڑیاں شریف میں اور ایک کی
اخلاص میں ہی شادی ہوئی۔ ان کے نواسوں اور نواسیوں کی اولاد سے کوئی خاطر خواہ مواد نہ مل سکا۔
ہاں، اتنا معلوم ہو سکا کہ حضرت مولانا شمس الدین اخلاصیؒ کا جو علمی سرمایہ تھا وہ جامعہ بنوریہ ٹاؤن،
کراچی کے ایک مدرس کو دے دیا گیا، جو یہ سارا سرمایہ کراچی لے گیا تھا، ہنوز اس کا کوئی سراغ نہ
مل سکا۔

بہر حال علامہ اخلاصیؒ کی مثنوی خود ان کی زندگی کے کئی گوشے منظر عام پر لاتی ہے۔ زندگی کا
زیادہ وقت انھوں نے میکی ڈھوک حضرت میاں حسنؒ کی خانقاہ پر گزارا۔ مکھڈ شریف اور تونسہ
مقدسہ کی خانقاہیں ان کی عقیدت کے محور تھے۔ "جنگ نامہ" میں اس پورے خطے کی تاریخ کو محفوظ
کر دیا گیا ہے۔ اس مثنوی میں اس دور کے جیتے جاگتے کرداروں سے ہماری ملاقات ہوتی ہے۔
اس میں علما کا تذکرہ بھی ہے، اور صوفیا کا ذکر بھی، اس میں میکی ڈھوک اور اس کے گرد و نواح کی
معاشرت، تہذیب و ثقافت، رہن سہن کے انداز، مذہبی و سیاسی وابستگیاں اور دیگر سبھی امور کو شامل
کیا گیا ہے جن سے زندگی کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد صاحب کے حکم کے
مطابق اس کا متن پیش خدمت ہے۔

محمد ساجد نظامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی رہِ کامرانی نما ۱ در گلشنِ جاودانی گشا

ازاں راہ گرداں دلم شادماں ۲ وزیں در بہ بر نامِ من در جہاں

دریں غم سرای بے حدم دردمند ۳ بہ انعام خود کن مرا سر بلند

زبانم رواں کن بذکرِ خودت ۴ دلم را بدہ شغلِ فکرِ خودت

ز تقویمِ فکر و کمالِ حشم ۵ نصیبے عطا کن کہ افتد خوشم

چناں پختہ تر شعر پرداز کن ۶ کہ افتد قبول جہانم سخن

کہ تا من ربایم درین داوری ۷ دل از خلق عالم بہ افسوں گری

جہاں خفتہ را در خروش آورم ۸ زہر جانب آخنکت گوش آورم

عطا کن ز لطفِ خودم آں چناں ۹ کہ دارد معانی چو گنج رواں

ترازوی گوہر زباں خوش بیاں ۱۰ قلم خوش رواں مشک و عنبر فشاں

ز لعل و گہر نامہ انباشتہ ۱۱ ز چشمِ حسوداں نگہ داشتہ

برم تحفہ از بادۂ تند تر ۱۲ بسوئے حریفانِ ناقد نظر

بتارِ سخن زخمہ من می زنم ۱۳ بہ بینند تا با چہ فن می زنم

حریفاں کہ خوردند از بے ضرروب ۱۴ گذشتند با عیش و ناز و طروب

ہمہ خوردنیہا بخوردند تام ۱۵ ز نا خوردنیہا ببردند نام

کنوں کاں حریفاں و ساقی نماند ۱۶ ازاں مطرب و بادہ باقی نماند

بجز غم نماندہ دگر چارۂ ۱۷ دل از غم شدہ پارہ و پارۂ

تو اخلاصی از میکده خاک بیز	۱۸	مئے صافی زرد و در جام ریز
بطرزی کہ دانی تو شو کارگر	۱۹	اگر طرز فصحا ، بلغا دگر
خوشا طرح طرز دگر ریختن	۲۰	نوی شعبده رابہ" [illegible] سخن
بہ بزم دگر خوش تماشا دگر	۲۱	دگر بادۂ و نیز مینا دگر
نوی تازه تر زمزمہ ساز کن	۲۲	بہ از قلقلۂ حلقۂ راز کن

--------------جاری

☆☆☆

مسائلِ وضو

حضرت علامہ صاحبزادہ بشیر احمد ☆

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدلله رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسوله محمد وآله اجمعین اما بعد فقال الله تعالی فی القرآن المجید.

یا ایها الذین امنو اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلو وجوهکم وایدیکم الی المرافق وامسحو برؤسکم وارجلکم الی اللکعبین وان کنتم جباً فاطهروا

ترجمہ۔ اے ایمان والو جب تم نماز کا اردہ کرو۔ تو اپنا منہ دھوؤ۔ اور ہاتھ دھوؤ کہنیوں تک۔ اور سر کا مسح کرو۔ اور پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک۔ اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو خوب طہارت کرو یعنی غسل کرو۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالی نے طہرت یعنی وضو اور غسل کا حکم فرمایا۔ کہ ایمان کے ساتھ ساتھ ظاہر اور جسمانی طہرت کی پابندی انسان کے واسطے ضروری ہے۔ طہارت یعنی پاکیزگی کے متعلق اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین۔

اللہ تبارک وتعالی پاک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

الطهور شطر الایمان طہارت نصف ایمان ہے۔

اور فرمایا:

بنی الدین علی النظافه

☆ حضرت غلام زین الدین ترگوی کے پوتے، اسلامی علوم پر گہری نگاہ رکھتے ہیں۔ مدرسہ عالیہ سنت الاسلام کے ناظم اعلیٰ۔

کہ دین کی بنیاد پاکیزگی پر ہے۔

یہ تماز فضیلت صرف جسم اور لباس کو صاف کرنے میں نہیں ہے بلکہ ظاہری طہارت کے ساتھ ساتھ باطنی طہارت کی بھی ضرورت ہے۔ ذکر الٰہی عبادات، اور نماز کی ادائیگی سے پہلے جس طرح جسمانی طہارت (وضو اور غسل) ضروری ہے۔ اسی طرح باطنی پاکیزگی بھی ضروری ہے۔ درحقیقت جسمانی اور باطنی طہارت کے بغیر عبادات قابل قبول نہیں ہوتیں۔ باطنی طہارت توحید، توبہ استغفار اور رجوع الی اللہ سے حاصل ہوتی ہے۔ جب حضرت حاتم اصم سے دریافت کیا گیا کہ آپ نماز کس طرح ادا کرتے ہیں فرمایا کہ نماز ادا کرنے سے پہلے ظاہری و باطنی وضو کرتا ہوں۔ ظاہری وضو پانی سے اور باطنی وضو توبہ سے کرتا ہوں۔ وضو ایک ایسا نیک عمل ہے جس سے ظاہری اور باطنی صفائی حاصل ہوتی ہے۔ باوضو رہنا جسم کو پاک کرتا ہے اور خیالات میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان ہمیشہ باوضو رہنے کا اہتمام کرتا ہے تو اس کے اثر سے انسانی خیالات میں بھی پاکیزگی بڑھنے لگتی ہے۔ اور پھر جسم، روح کی پاکیزگی اور خیالات کی یکسوئی سے انسان روشن ضمیر بن جاتا ہے۔ حدیث شریف میں فرمان ہے کہ

''ہمیشہ باوضو رہنے سے انسان کے وہ فرشتے جو انسان کی حفاظت پر مامور ہیں۔ وہ اس شخص کو پسند کرتے ہیں اور دوست رکھتے ہیں۔ باوضو انسان کی باطنی آنکھوں میں ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ٹھوس اور کثیف اجسام اس کے سامنے شفاف ہو جاتے ہیں اور زمین کے اندر مدفون خزانوں کو دیکھ لیتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وضو کی برکتوں سے ہر وقت غیبی حالتیں دکھاتا رہتا ہے۔ ہر انسان کی صورت دیکھتے ہی دل کی بات معلوم کر لیتے ہیں۔ مگر وہ انسانوں کے عیبوں سے زبانیں بند رکھتے ہیں۔ گویا وہ دیکھتے ہیں مگر نہیں دیکھتے۔ سنتے ہیں مگر نہیں سنتے۔ جانتے ہیں مگر نہیں جانتے۔ وضو مومن کا ہتھیار ہے۔ اعضاء و جوارح وضو کے زیر حفاظت ہوں گے۔ تو وہ شیطان کے اثرات محفوظ رہیں گے۔

وضو میں انسان ہاتھ دھوتا ہے تو اپنے اس عمل سے عہد کو دہراتا ہے کہ میں ہاتھ سے کوئی

نافرمانی نہیں کروں گا۔ جب دہن دھوتا ہے تو زبان کی پاکی اور منہ کی صدق گوئی کا وعدہ کرتا ہے۔
جب ناک صاف کرتا ہے تو گویا اپنے روح کے راستہ کو پاک کرتا ہے، تاکہ دماغ اور روح آلودہ نہ
ہوں۔ جب چہرہ دھوتا ہے تو جتاتا ہے کہ اپنے مالک کے حضور سرخرو ہوا اور عملی وعدہ دیتا ہے کہ کوئی
حرکت زندگی میں ایسی سرزد نہ ہو جو زرد روئی کا باعث بنے۔ بازوؤں کا دھونا اس بات کا اشارہ ہے
کہ میری قوت اور ہمت اے اللہ تیرے دین کی خدمت میں صرف ہوگی۔ سر پر مسح کرنا یہ بتلاتا ہے
کہ آدمی اپنے سر سے شر و فساد اور فتنہ بازی کی بلا دور کر کے حسن خیالی اور نیک اعتقادی اختیار کرنا
چاہتا ہے۔ کہ اللہ کی رحمت اور اس کی تقدیس سر پر سایۂ فگن رہے اور پاؤں کا دھونا اس لیے ہے
کہ آدمی سیدھی راہ چلنے کا عہد کرتا ہے۔ مختصر یہ کہ آپ ﷺ کی تعلیمات اور ارشادات مبارکہ کا
یک ایک لفظ گنجینۂ حکمت و معرفت ہے۔ جس میں مسلمانوں کی ظاہری و باطنی اصلاح و فلاح کا
یک لازوال درس پوشیدہ ہے۔ آخر میں بارگاہِ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ باری تعالیٰ مجھ
عاصی اور جملہ مسلمانوں کو وضو کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ذیل میں
مسائل وضو تفصیلاً بیان کی جاتی ہے۔

بیت الخلاء کے آداب: عن ابو هريرةؓ انما انالكم مثل الوالد بولده اعلمكم اذا اتيتم
الغائط فلا تستقبلو القبله ولا تستدبروها

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں تمہارے لیے ایسا ہوں جس
طرح ایک باپ اپنے بیٹے کے لیے ہوتا ہے۔ جب تم رفع حاجت کے لیے آؤ تو قبلہ شریف کی
طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ۔

اس حدیثِ مبارکہ میں رفع حاجت، استنجاء کرنے کے آداب سکھائے گئے ہیں اور قبلہ
شریف کا احترام سکھایا گیا۔

عن زيد بن ارقم قال رسول الله ﷺ ان هذه الحشوش محتضرة فاذا اتى احدكم
الخلاء فليقل اعوذ بالله من الخبث والخبائث. (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت زید بن الرقم سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جن اور شیطان بول و براز کے

مقام پر حاضر ہوتے ہیں۔ جب تم سے کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَعُوذُ باللہ من الخُبُث و الخبائث

دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا انسانی شرمگاہ اور شیاطین، جنوں کی آنکھوں کے درمیاں پردہ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل بسم اللہ کا پڑھ لینا ہے۔ تمہاری شرمگاہیں جن اور شیطان کی آنکھوں سے محفوظ ہو جائیں گی اور با پردہ ہو جائیں گی۔ آپ جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو اپنے بدن مبارک سے اس وقت کپڑا اٹھاتے جب زمین کے قریب ہو جاتے۔

عن عبداللہ أنه كان مع النبی ﷺ ليلة الجن الحديث بطوله فقال الشعبی ان النبی ﷺ قال لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانه زاد إخوانكم من الجن.

(سنن الترمذی، باب ماجاء فی كراهية ما يستنجی به، جلد ۱/ص ۲۹)

ترجمہ حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہڈی اور گوبر کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا۔ کیونکہ (اللہ تعالیٰ) نے ہڈی اور گوبر کو جنوں کی خوراک بنایا، بلکہ انسان مٹی کے ڈھیلے سے استنجا کرے اور استنجا کرتے وقت مٹی کے ڈھیلے تین سے کم نہ ہوں۔

عن عائشةؓ قالت كان النبی ﷺ اذا خرج من الخلاء قال غفرانک. (سنن الترمذی، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء، جلد ۱/ص ۱۲)

ترجمہ: حضرت مائی صاحبہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی عادت تھی کہ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ غُفرانکَ

یہ دعا بھی مذکور ہے۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَذْهَبَ عَنِّیْ الاَذٰی وَعَافَانِیْ.

وضو سے گناہ معاف ہوتے ہیں

عن ابوهريرةؓ قال رسول الله ﷺ اذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء او مع آخر قطر الماء

واذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء حتى يخرج نقياً من الذنوب (صحیح مسلم، جلد ۱/ص ۲۱۵)

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جس وقت ایک بندہ مومن وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے وہ گناہ دھل جاتے ہیں جن کا تعلق اس کے چہرے کے ساتھ تھا۔ پھر جب وہ وضو میں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ وہ تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں کہ جن کا کسب اس نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ کیا تھا۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ مٹ جاتے ہیں کہ جن کی طرف وہ اپنے پاؤں کے ساتھ چلا تھا حتیٰ کہ وضو مکمل ہونے کے بعد وہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

عن عمرو بن سعیدؓ بن عاص حدثنی أبی عن ابیه قال کنت عند عثمان فدعا بطهور فقال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ما من امرئ مسلم تحضره صلوة مکتوبة فیحسن وضوء ها و خشوعها ورکوعها الا کانت کفارة لما قبلها من الذنوب مالم یؤت کبیرة وذالک الدهر کله (صحیح مسلم جلد ۱/ص ۲۰۶)

ترجمہ عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی کسی مسلمان پر کسی فرض نماز کا وقت آتا ہے اور وہ اس نماز کے لیے اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے، پھر اس نماز کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتا ہے تو یہی نماز اس کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ جب تک کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے بچے۔ اور یہ حکم سارے وقتوں کے لیے ہے۔

عن عثمان بن عفانؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من توضا فاحسن الوضوء خرجت خطایاه من جسده حتی تخرج من تحت اظفاره۔ (صحیح مسلم، جلد ۱/ص ۲۱۶)

ترجمہ حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اچھے طریقے سے وضو کیا تو اس کا جسم گناہوں سے صاف ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ

صاف ہو جاتے ہیں۔

اعتراض: عن ابی ھریرۃ ان قال الصلواۃ الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ کفارۃ لما بینھن مالم تغش الکبائر (صحیح مسلم جلد ۱/ص ۲۰۹)

ترجمہ پانچ نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں سے جو ان کے درمیان واقع ہوں، جب تک آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے۔

اگر کوئی شخص وضو کے تمام واجبات سنن مستحبات کا لحاظ کرتے ہوئے مکمل وضو کرے گا تو اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے جیسا کہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ مذکورہ حدیث میں وارد ہے کہ پانچ نمازوں اور جمعہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ چونکہ وضو پہلے ہوتا ہے۔ اس سے وضو سے سارے گناہ معاف ہو گئے۔ تو نماز سے کون سے گناہ معاف ہوں گے؟ جبکہ وضو کرنے سے اعمال نامہ پہلے ہی گناہوں سے صاف ہو چکا ہے۔

الجواب: ان کل واحدۃ من ھذہ المذکورات صالح للتکفیر

علماء کرام نے فرمایا۔ وضو نماز، روزہ ان تمام عبادات سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ کبیرہ گناہ صرف توبہ کرنے سے معاف ہوتے ہیں۔ یا پھر اللہ سبحانہ کے فضل وکرم سے معاف ہوتے ہیں۔ عبادات سے کبیرہ گناہ معاف نہیں ہوتے۔ جیسا کہ اوپر والی حدیث پاک سے ظاہر ہے۔ جب وضو کرنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو گئے تو نماز پڑھنے سے درجات میں بلندی ہو گی اور نیکیاں لکھی جائیں گی۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

الوضوء یکفر ماقبلہ، ثم تصیر الصلوۃ نافلۃ.

دوسری روایت میں ہے۔ واذا قام الی الصلوۃ رفع اللہ درجۃ.

اب نماز سے درجات میں بلندی اور ترقی ہو گی۔

دوسرا جواب علماء نے یہ بھی دیا ہے کہ وضو کرنے سے صغیرہ گناہ معاف ہو گئے اب باقی عبادات یعنی پانچ نمازیں اور نماز جمعہ پڑھنے سے کبیرہ گناہوں میں تخفیف ہو جائے۔ واللہ

اعلم بالصواب.

عن ابی امامةؓ ان رسول اللهﷺ قال ایما رجل قام ابی وضوء یرید الصلوٰة ثم غسل کفیه نزلت کل خطیئة من کفیه مع اول قطرة فاذا اغسل وجهه، نزلت کل خطیئة من سمعه وبصره مع اول قطرة فاذا اغسل یدیه الی المرفقین ورجلیه الی الکعبین سلم من کل ذنب کهیئة یوم ولدته امه، قال فاذا اقام الی الصلوٰة رفع الله درجه.

ترجمہ حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ جب بھی کوئی شخص نماز کے ارادے سے وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے پانی کے پہلے قطرے کے گرنے کے ساتھ ہاتھوں کے متعلقہ گناہ گر جاتے ہیں۔ پھر جب وہ منہ میں پانی ڈالتا ہے ور ناک جھاڑتا ہے تو زبان اور ناک کے متعلقہ گناہ معاف ہوتے ہیں اور پھر جب بازو ،ور پاؤں دھوتا ہے تو ان اعضاء کے متعلقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ وضو مکمل ہونے کے بعد گناہوں سے اس طرح سالم ہو جاتا ہے۔ گویا کہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اور پھر جب نماز پڑھتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا ہے۔

ان صحیفته نقیة طاهرة بیضاء سالمته من الصغائر

عن ابی هریرةؓ أن رسول اللهﷺ قال الا ادلکم علی ما یمحوا الله به الخطایا ویرفع به الدرجات قالو بلی یارسول الله قال إسباغ الوضوء علی المکاره وکثرة الخطا الی المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة فذلکم الرباط وفی حدیث مالک ثنتین فذلکم الرباط فذلکم الرباط. (صحیح مسلم،باب تبلغ الحلیة حیث یبلغ الوضوء،جلد ۱/ص ۲۱۹)

ترجمہ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو ایک چیز بتاؤں کہ جس سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور درجات میں بلندی ہوتی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں

یارسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا شدت کے وقت وضو کامکمل کرنا، مساجد کی طرف بار بار آنا، یک نماز کی ادائگی کے بعد دوسری نماز کی ادائگی کا انتظار کرنا۔

یہ تمہارا جہاد بالنفس ہے۔ یہ لفظ آپ ﷺ نے تین دفعہ استعمال فرمایا۔

اس حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے حرف تنبیہ کے ساتھ تین چیزوں کا خصوصی طور پر ذکر فرمایا کہ جن چیزوں کے ساتھ انسان کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور درجات میں بلندی ہوتی ہے۔ بلکہ ایک حدیث پاک میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ ان تین چیزوں کا ثواب لکھنے میں اللہ تعالی کے مقرب فرشتے آپس میں تنازعہ کرتے ہیں۔ یعنی ان کا ثواب لکھنے میں جلدی کرتے ہیں۔

۱۔ سردی کے وقت ٹھنڈے پانی سے مکمل وضو کرنا۔

۲۔ مساجد کی طرف کثرت مسافت یعنی نماز کی ادائگی کے لیے مسجد میں بار بار آنا یا دور سے چل کر آنا۔

۳۔ ایک نماز کی ادائگی کے بعد مسجد میں بیٹھ کر دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

یہ تین ایسے اعمال ہیں ان کو حضور ﷺ نے جہاد کے ساتھ تعبیر فرمایا۔ یعنی ان اعمال پر عمل پیرا ہونا جہاد بالنفس ہے اور اہتمام شان کے لیے جہاد کا لفظ تین دفعہ استعمال فرمایا۔

ھذا من انواع الرباط.

اس حدیث مبارکہ کے الفاظ کی ترتیب میں اعتراض کا جواب ہے کہ وضو مکمل کرنے سے انسان کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس لیے آپ نے علی مایمحو اللہ بہ الخطایا کے مقابلے میں جواب پہلے اسباغ الوضو علی المکارہ فرمایا۔

اب گناہوں کی معافی کے بعد نماز پڑھنے سے انسان کے درجات میں بلندی ہوتی ہے۔ آپ نے دوسرے نمبر پر یرفع بہ الدرجات کے مقابلہ میں صحابہ کرام کے جواب میں دوسری نمبر پر کثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ فرمایا۔

جاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆

رمضان کا پیغام

تالیف: بدیع الزماں سعید نورسی

ترجمہ: ثناء اللہ شاہد

بدیع الزمان سعید نورسی۔ [تعارف۔ حبیب عاصم]

اللہ کی سرزمین کبھی ایسے پاکیزہ لوگوں سے خالی نہیں رہی جن کی پاکیزگی اور تقویٰ پر فرشتے بھی رشک کرتے ہوں۔ ان لوگوں کا مشن تھا کہ وہ اللہ کی زمین پر اللہ کا بنایا ہوا نظام چلائیں، اللہ کے بندوں کی غلامی سے نکال کر اللہ کی بندگی میں لائیں، انھیں اس بات پر یقین تھا کہ جس اللہ نے اپنی زمین کو ہر طرح کی نعمت سے مالا مال کیا ہے، ہر اعتبار سے خوبصورت بنایا ہے، وہ اسے خوبصورت ہی دیکھنا چاہتا ہے، اس چمن زار کو خوبصورت بنانے کے لیے اس نے پاک صاف پانی کے دریا بہائے، چشمے نکالے، پانی کو ایک مسلسل نظام کے ذریعے سمندروں میں چلایا، انھیں میں سے بادل اٹھائے، گرمی، سردی کے موسم بنائے، ہر طرح کے چوپائے جانور پیدا کیے، خوبصورت اور خوش الحان پرندے اڑائے، پھول، کلیوں اور تتلیوں سے اسے زینت بخشی، چاند سورج، ستارے، دن رات میں مختلف قسم کی ہوائیں چلائیں اور جب ہر طرح سے یہ چمن تیار ہو گیا تو پھر سب سے اہم ترین مخلوق آدم کو اس زمین پر اتارا، اسے اپنے خلیفہ ہونے کا شرف بخشا، اسے بے انداز نعمتوں سے نوازا، بہترین صلاحیتیں عطا کیں تاکہ یہ خلیفہ زمین پر اپنے مالک (اللہ) کے کہنے اور اس کی مرضی کے مطابق انسانی معاشرہ تشکیل دے

وہ اللہ کو حاکم اعلیٰ تسلیم کرے، رسول اللہ ﷺ کو مرشد اور امام مانے، ان کے راستے کو اپنا راستہ بنالے اور دنیا کو اسی طرح خوبصورت رکھے جس طرح اس کے رب نے بنایا ہے، کہیں ظلم نہ ہو، فساد نہ ہو، لیکن ساتھ ہی اللہ نے اپنے خلیفہ کی تربیت اور امتحان کے لیے اس کے دشمن ابلیس کو بھی زمین پر اتار دیا، اب دونوں میں معرکہ جاری ہے، اللہ انسان کا خالق و مالک ہے، اس کا خیر خواہ ہے، اس کا بھلا چاہتا ہے اور شیطان اس کا دشمن ہے، اس نے انسان کو ملنے والی کوئی نعمت

تخلیق نہیں کی، وہ بس اللہ کی زمین پر فساد مچانا چاہتا ہے، اپنا غصہ اتارنا چاہتا ہے اور آدم والدِ آدم سے اپنی رسوائی کا بدلہ لینا چاہتا ہے، اللہ کو ابلیس کی صلاحیتوں اور اس کی چالوں کا پتہ ہے اس لیے وہ اپنے خلیفہ (انسان) کو شیطان کے شر سے بچانے کے لیے اس کی رہنمائی کرتا رہتا ہے پہلے تو ایسے مرشد بھیجتا رہا جو نبی اور رسول کے درجے پر فائز تھے، اور جب نبی ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہوا تو پھر ایسے نیک مجاہد انسان بناتا رہا جنھوں نے اندھیری شب میں ایمان وتقویٰ کے چراغ جلائے، ان چراغوں کو اپنی قربانیوں سے روشن رکھا۔

انھیں پاکیزہ اور مجاہد ناموں میں سے ایک نام جناب بدیع الزمان سعید نورسی کا ہے، جو ترکی کی سرزمین میں پیدا ہوئے اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے انسانوں کے دلوں پر حکومت کرنے لگے، اپنے وقت کی لادین اور بگڑی ہوئی حکومت کو سمجھایا، اسے اللہ کے احکام بتائے ظلم اور زیادتی سے روکا، اور اس عظیم کام کی پاداش میں قید کر دیے گئے، ستائیس سال تک قید تنہائی کی اذیتیں برداشت کیں، مصطفیٰ کمال پاشا کہ جس کا نام تو مصطفیٰ تھا لیکن اپنی سوچ اور فکر کے اعتبار سے دنیا کا بندہ ابولہب کے رستے پر چلنے والا تھا، امام سعید نورسی نے اسے ہر طرح سے سمجھایا اور جب اس نے جناب سعید نورسی کی روحانی اور ایمانی طاقت سے خوف محسوس کیا تو انھیں جیل میں بند کر دیا لیکن اس مردِ مجاہد نے جیل کے اندر بھی اپنا مشن جاری رکھا، چھوٹے چھوٹے صفحات پر مسلسل دینِ اسلام کا پیغام تحریر کرتے رہے، اور اسے اپنے پیروکاروں تک پہنچاتے رہے، اللہ کے مجاہدوں نے ان پیغامات کو ہاتھوں سے لکھ کر ہزاروں کی تعداد میں لوگوں میں پھیلا دیے۔ اور یہ کام مسلسل ہوتا رہا حتیٰ کہ ترکی میں کوئی گھر ایسا نہ رہا جہاں اسلام کی تعلیم نہ پہنچی ہو، اور امام سعید نورسی کا نورانی پیغام نہ پہنچا ہو۔

جناب سعید نورسی نے اللہ اور اس کے رسول کا پیغام پورے خلاص کے ساتھ اور قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق لکھا، لکھوایا اور اسے عام کیا۔ اب تعلیمات علامہ نورسیؒ کے خطوط اور ضخیم کتابوں کی شکل میں موجود ہیں اور دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں، اسی سلسلے میں ماہِ رمضان کی مناسبت سے جناب نورسی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک موثر تحریر اردو میں ترجمہ کی گئی ہے، تاکہ

اہل ایمان ماہ رمضان کی برکات و سعادتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ ہمیں امید ہے کہ ان کا یہ کام
اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والوں کو ضرور فائدہ پہنچائے گا اور دین اسلام کی خدمتیں
کرنے کا ایک کامیاب ذریعہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ امام سعید نورسی کو اپنی رحمتوں سے نوازے،
ہمیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہمیں اپنے دین کا صحیح فہم عطا فرمائے اور اسے
اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی توفیق دے۔ آمین

رمضان کا پیغام

یہ بحث نو عدد باریک نکات اور لطیف مسائل پر مشتمل ہے جو کہ رمضان المبارک کے مہینے میں پائی

جانے والی بہت سی حکمتوں میں سے نو حکمتوں کی وضاحت کرتے ہیں۔

(۱) نکات نکتہ کی جمع ہے، نکتہ اس باریک اور گہرے مسئلے کو کہتے ہیں جو بہت باریک بینی، ژرف نگاہی اور گہری سوچ بچار کے بعد بروئے کار لایا گیا ہو۔ گہرے اور باریک مسئلے کو نکتہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اسے ظہور میں لانے کے لیے دل ودماغ کی قوتیں صرف کرنا پڑتی ہیں اور یہ ظہور میں آکر ان تمام قوتوں کو متاثر کرتا ہے۔ (التعریفات للجرجانی) ''مترجم''

اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ، هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾ (البقرة ۱۸۵)

''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں''۔

پہلا نکتہ: منظم عبودیت کا مظاہرہ

رمضان کے روزوں کا شمار اسلام کے اولین ارکان خمسہ میں سے ہوتا ہے اور اسلام کے عظیم ترین شعائر میں ان کا خاص مقام ہے۔ رمضان کے روزوں سے جنم لینے والی اکثر

حکمتیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اظہار، نوع انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی، نفس انسانی کی تربیت و تزکیہ اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں نعمتوں کے شکریے کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔

ان حکمتوں میں سے صرف ایک حکمت کا تذکرہ ہم کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ روزے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کیسے جلوہ گر ہوتی ہے

بے شک اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر ایک وسیع و عریض دستر خوان بچھا رکھا ہے جو، نوع و اقسام کی اتنی نعمتوں سے بھرا ہوا ہے جو اعداد و شمار سے باہر ہیں اور اسے اس نے اس انداز سے بنایا سنوارا ہوا ہے کہ انسان کے گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ اللہ تعالیٰ اس طریق کار سے، اپنی ربوبیت، رحمانیت اور رحیمیت کا اظہار کرتا ہے لیکن یہ اور بات ہے کہ انسان کی آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑے ہوئے ہیں اور وہ ظاہری اسباب میں الجھا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ اس روشن حقیقت کا ادراک نہیں کر سکتا جو اس طریق کار سے عیاں ہو رہی ہے، ادراک کرنا تو دور کی بات ہے بسا اوقات تو وہ اس واضح حقیقت کو بھول ہی جاتا ہے۔

لیکن رمضان المبارک میں معاملہ ایسے نہیں رہتا ہے، کیونکہ اس کے آتے ہی تمام اہل ایمان یک منظم قوم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں، سب کے سب اللہ تعالیٰ کی عبودیت کی ہیئت زیب تن کر لیتے ہیں اور افطاری سے کچھ دیر پہلے اپنے اس ازلی آقا کے حکم پر لبیک کہنے کی پوزیشن میں آ جاتے ہیں جو ان کی مہمانی کے لیے انھیں اپنے معزز دستر خوان کی طرف بلاتے ہوئے کہتا ہے کہ " آؤ تشریف لاؤ"۔ اور وہ اپنی اس پوزیشن میں اس کی ہمہ گیر رحمت کا سامنا یک کشادہ، عظیم اور منظم عبودیت کے ساتھ کرتے ہیں۔

آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ لوگ جو اس بلند قدر عبودیت کے مظاہر میں شریک نہیں ہوئے اور ایسے رفیع الشان اور عزت سے معمور دستر خوان سے دور رہے، کیا ایسے لوگوں پر لفظ انسان کا اطلاق ہو سکتا ہے؟

دوسرا نکتہ: بے پایاں نعمتوں پر منعمِ حقیقی کا شکریہ

کتنی ہی ایسی حکمتیں ہیں جن سے اور یہ رمضان شریف سے روزے ہماری توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کیا جائے ان حکمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ

وہ کھانے جو ایک بیرا شاہی دربار کی خزانے سے لاتا ہے ان کی ایک اپنی قیمت ہے جیسا کہ "پہلی بات" میں ذکر کیا گیا ہے ___ (۱) اب ان نفیس اور بیش قیمت کھانوں کو معمولی، ردی اور کم قیمت سمجھنا اور اس منعمِ حقیقی کو نہ پہچاننا جس نے یہ کھانے انعام کیے ہیں، انتہائی احمقانہ حرکت ہوگی، جبکہ عین اسی وقت ان کھانوں کی نفاست اور لذت سے خوش ہو کر ہم بیرے کو tips اور دیگر انعامات سے نوازرہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر جو ان گنت نعمتیں بکھیری ہوئی ہیں اور انواع واقسام کے جو کھانے وہ ہمیں عطا کر رہا ہے، ان کی بھی یہی حالت ہے کہ وہ ہم سے بہر صورت اپنی قیمت مانگتے ہیں، اور قیمت ان کی یہ ہے کہ ان پر اس منعمِ حقیقی کا شکر ادا کریں۔ یہ ظاہری اسباب اور وہ لوگ جن کی وساطت سے یہ نعمتیں ہم تک پہنچتی ہیں وہ تو ان نعمتوں کے خادم اور ملازم ہیں جو انھیں ہم تک پہنچانے پر مامور ہیں۔ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم ان خادموں اور ملازموں کو تو ان کے استحقاق سے زیادہ نوازتے ہیں، ان کے ممنون ہوتے ہیں اور ان کا ان کے استحقاق سے بڑھ کر شکریہ ادا کرتے ہیں، لیکن وہ منعمِ حقیقی جس نے ان نعمتوں کی برکھا ہم پر برسائی ہے اسے یکسر بھول جاتے ہیں، حالانکہ چاہیے یہ کہ ہم اس کا شکر ادا کریں، اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوں، اس کے زیر بار احسان رہیں اور اس پر آخری حد تک خوش رہیں۔ وہ اکیلا ہی ان تمام چیزوں کا بلکہ اس سے بھی زیادہ کا سزاوار ہے۔ رہا یہ سوال کہ ان نعمتوں پر اس ذاتِ گرامی کا شکریہ اور اس کی جناب میں رضامندی کا اظہار کیسے کیا جائے؟ تو وہ تین طرح سے ہو سکتا ہے

۱۔ اس چیز کی پہچان کہ یہ نعمتیں اور یہ احسانات اس کی طرف سے براہِ راست صادر

ہوئے ہیں۔

۲۔ یہ کہ یہ نعمتیں بیش قیمت ہیں، ان کی قدر کی جائے۔

۳۔ یہ شعور بیدار ہو کہ ہم ہر وقت ان نعمتوں کے محتاج ہیں۔

بنا بریں رمضان المبارک کے روزے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خالص اور حقیقی شکرانے اور اس کی تعریف و ثنا کی چابی ہیں، وجہ اس کی یہ ہے کہ اکثر لوگ بہت سی نعمتوں کی قدر و قیمت کا نہ تو ادراک رکھتے ہیں اور نہ ہی ان نعمتوں کی ہر وقت ضرورت محسوس کرتے ہیں، کیونکہ انھیں حقیقی بھوک کی شدتوں اور کٹھنوں سے کبھی پالا ہی نہیں پڑا ہے، مثال کے طور پر وہ مالدار اور ناز پروردہ لوگ جو بسیار خوری کی وجہ سے بدہضمی کی شکایت میں مبتلا رہتے ہیں، وہ اس نعمت کا ادراک کبھی نہیں کر سکتے ہیں جو خشک روٹی کے ایک ٹکڑے میں پنہاں ہے، جبکہ ایک مومن آدمی افطاری کے وقت اس بات کا ادراک بخوبی کر لیتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اور اس پر اس کی قوتِ ذائقہ بھی گواہی دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ رکھنے والے رمضان میں ___ حکمران سے لے کر آخری درجے کے فقیر تک ___ اللہ تعالیٰ کے اس معنوی شکرانے پر فائز ہو جاتے ہیں، اس شکر کا باعث یہ چیز ہوتی ہے کہ وہ اس نعمتِ عظمیٰ کا ادراک کر گئے ہیں۔ باقی رہا انسان کا تمام دن کھانے پینے سے رکے رہنا، تو یہ چیز اس میں یہ اہلیت پیدا کرتی ہے کہ وہ اس نعمت کا کما حقہ ادراک کر سکے، کیونکہ وہ اپنے آپ کو مخاطب ہو کر کہتا ہے

اے میری جان! یہ نعمتیں جو ہیں یہ میری ملکیت نہیں ہیں، اس لیے میں ان کے کھانے پینے میں آزاد نہیں ہوں، ان کا مالک کوئی اور ہے، اس نے اپنے فضل و کرم سے یہ ہمیں عطا کی ہیں، اور میں اب ان کے بارے میں اس کے حکم کا منتظر ہوں۔ اس طریقے سے گویا انسان نے ان نعمتوں کا معنوی شکر ادا کر دیا۔ اور یہی وہ صورت ہے جس کے پیشِ نظر روزہ کئی پہلوؤں سے شکر کی کنجی کا حکم رکھتا ہے، شکر جو کہ انسان کی حقیقی ذمہ داری ہے۔

تیسرا نکتہ: اجتماعی غمگساری

روزے کی بیش بہا حکمتوں میں سے جو کہ انسان کی اجتماعی زندگی سے متعلق ہیں، ایک یہ ہے کہ

معیشت کے لحاظ سے ہر آدمی کی پیدائش علیحدہ ورنگ اور مختلف ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مالداروں سے کہتا ہے کہ وہ اپنے فقیر بھائیوں کے ساتھ تعاون کریں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل غنا کو شفقت اور رافت پر ابھارنے والے فقر کے حالات کا اس وقت تک نہ تو مکمل شعور ہوسکتا ہے اور نہ ہی انہیں ان خاکساروں کی بھوک کا صحیح احساس ہوسکتا ہے جب تک کہ یہ خود بھوک سے دوچار نہ ہوں، اور اس کے لیے روزہ ایک بہترین وسیلہ ہے۔ اگر روزہ نہ ہوتا تو خواہشات کے غلام اکثر مالدار لوگوں کو اس بات کا ادراک ہی نہ ہو پاتا کہ بھوک اور فقر کیا قیامت ڈھاتے ہیں اور فقراء و مساکین شفقت اور رحمت کے کتنے محتاج ہیں ابنا ریں، اپنے ہم جنسوں کے لیے شفقت اور رحمت کے جذبات۔ جو کہ انسان کی فطرت میں ودیعت کر دیے گئے ہیں۔ حقیقی شکر پر ابھارنے والی ایک اہم بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس طرح سے ہر آدمی یہ راز پا جاتا ہے کہ اسے اس بات کا مکلف کر دیا گیا ہے کہ وہ ہر اس آدمی کے ساتھ جو کسی بھی پہلو سے اس سے زیادہ فقیر ہے، شفقت اور رحمت کا برتاؤ کرے۔ اس سے پتہ چلا کہ انسان کو بھوک کی تلخی چکھنے پر اگر روزے کی صورت میں مجبور نہ کیا جاتا تو کوئی بھی آدمی کبھی بھی دوسروں کے ساتھ احسان کرنے کے لیے کمربستہ نہ ہوتا، اور اگر ایسا کر بھی لیتا تو کما حقہ اس سے عہدہ برآ نہ ہوسکتا، وجہ اس کی یہ ہے اس نے اپنی ذات کی تہ میں اس چیز کو حقیقی طور پر محسوس ہی نہیں کیا ہے۔

چوتھا نکتہ: تربیتِ نفس

تربیتِ نفس کے پہلو سے روزہ کئی ایک حکمتوں پر مشتمل ہے، ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ:

انسان کا نفس اپنی طبیعت کے لحاظ سے ہر قسم کی پابندی سے آزادی اور خودمختاری چاہتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو ایسا ہی سمجھتا ہے۔ اس حد تک کہ وہ اپنے لیے ایک وہمی ربوبیت

اور حسب منشا آزادانہ تصرف کا طلبگار رہتا ہے۔ نفس انسان اس بارے میں سوچنا نہیں چاہتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی لاتعداد نعمتوں میں نشوونما پا رہا ہے اور خاص کر اس وقت جب خدا اسے اس دنیائے فانی میں مال و دولت اور اقتدار سے حصۂ وافر مل چکا ہو اور غفلت اس ۔۔۔ میں اس کی معاون ومددگار بن چکی ہو۔ اس لیے وہ خدائی نعمتوں کو چوپاؤں کی طرح بغیر اجازت کے نگل جاتا ہے لیکن رمضان المبارک میں ہر امیر و فقیر کا "من" اپنے بارے میں سوچنا شروع کر دیتا ہے اور اس بات کا ادراک کر لیتا ہے کہ وہ ان نعمتوں کا مالک نہیں ہے کہ انہیں بغیر اجازت کے نگل جائے، بلکہ وہ خود مملوک ہے آزاد نہیں، بلکہ ماتحت اور حکم کا پابند غلام ہے، اس لیے بغیر اجازت کے نہ قدم اٹھا سکتا ہے نہ ہاتھ ہلا سکتا ہے، حتیٰ کہ پانی کی طرف بھی ہاتھ نہیں بڑھا سکتا ہے۔ اس طرح سے اس کی موہومDictatorship اور خود مختاری کا پندار ٹوٹ جاتا ہے اور وہ گلے میں اپنے پروردگار کی غلامی کا طوق ڈال لیتا ہے اور اپنی لگام اپنے اساسی وظیفے یعنی شکر کی طرف موڑ لیتا ہے۔

پانچواں نکتہ: نفس کی تہذیب اور اسے اس کے بے پایاں عجز و فقر کی یاددہانی

رمضان المبارک کے روزے میں اس لحاظ سے بھی بہت سی حکمتیں پنہاں ہیں کہ یہ نفس امارہ کی تہذیب و تربیت کرتا ہے، اس کے اخلاق و اطوار کو سدھارتا سنوارتا ہے اور اسے اس طرح کا بنا دیتا ہے کہ پھر وہ بے ہنگم اور اندھادھند تصرفات سے دامن کشاں رہتا ہے۔ ان میں سے ہم صرف ایک حکمت کا تذکرہ کرتے ہیں:

نفس انسانی غفلت کی وجہ سے اپنی ذات کو بھول جاتا ہے، اور اپنی ذات میں پائی جانے والی غیر محدود عاجزی، غیر متناہی فقر اور آخری درجے کی کوتاہیوں کو یکسر نظر انداز کر دیتا ہے، بلکہ اپنی ساخت میں پائی جانے والی ان پوشیدہ کوتاہیوں کو وہ دیکھنا ہی نہیں چاہتا، اس لیے وہ اس بارے میں کبھی غور ہی نہیں کرتا کہ اس کے اس ضعف و عجز کی انتہا کیا ہے اور کس طرح یہ تنزل اور زوال کا شکار اور مصائب و آلام کا ہدف ہے! انسان یہ بھول جاتا ہے کہ اس کی بناوٹ گوشت اور ہڈیوں سے ہوئی ہے جو کہ تحلیل ہو جاتے ہیں اور جلد ہی خراب ہو جاتے ہیں، چنانچہ وہ دنیا

میں تصرف کرتا ہوا اس وہم میں مبتلا رہتا ہے کہ گویا اس کا جسم [illegible] ہے جو آلائشات اور زوال سے پاک ہے، اور اس دنیا میں ہمیشہ رہے گا۔ اس لیے آپ دیکھیں گے کہ وہ دنیا پر دیوانہ وار ٹوٹ پڑتا ہے، اپنے آپ کو حرص و ہوا اور طمع و لالچ سے مغلوب ہو کر اس کی گود میں گرا دیتا ہے، اس کے ساتھ محبت اور جذبات سے بھرے کھلے بندوں تعلقات رکھتا ہے، اور ہر لذیذ اور مفید چیز کو اپنی مٹھی میں بند کر لینا چاہتا ہے۔ اسی بنا پر وہ اپنے اس خالق و مالک کو بھول جاتا ہے جو اسے لامتناہی شفقت سے پروان چڑھاتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے انجام سے بے خبری اور اپنی اخروی زندگی سے لاعلمی کی حالت میں بداخلاقی کے گہرے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ لیکن رمضان کا روزہ غافل ترین اور سرکش ترین آدمی کو اس کی کمزوری، عاجزی اور محتاجگی کا شعور بخشتا ہے، بھوک کے وسیلے سے ہر آدمی اپنے اور اپنے خالی معدے کے بارے میں سوچتا ہے، اس حاجت کا ادراک کرتا ہے جو اس کے معدے میں پیدا ہو چکی ہے اور اس طرح سے وہ اپنی عاجزی اور مسکینی کو نگاہ کے سامنے رکھتا ہے اور یہ چیز بھولتا نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی شفقت کا محتاج ہے۔

اب دل کی گہرائیوں میں پروردگار کی مغفرت کا دروازہ کھٹکھٹانے کی آرزو پیدا ہوتی ہے، چنانچہ وہ نفس کی فرعونیت کو ایک طرف جھٹک کر کامل عاجزی اور انتہائی فقیری اور مسکینی کا اظہار کرتے ہوئے معنوی شکر کے ہاتھوں کے ساتھ رحمت الٰہی کا دروازہ کھٹکھٹانے کے لیے دیوانہ وار اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ (شرط یہ ہے کہ غفلت نے اس کی بصیرت پر پردہ نہ ڈال دیا ہو)۔

چھٹا نکتہ: رمضان میں نزولِ قرآن کی حکمت

رمضان المبارک کے روزوں میں اس پہلو سے بہت زیادہ حکمتیں پائی جاتی ہیں کہ خصوصی طور پر اس مہینے میں قرآن کا نزول ہو، ان میں سے صرف ایک حکمت کا ہم ذیل میں تذکرہ کرتے ہیں:

قرآن کریم چونکہ رمضان المبارک میں نازل ہوا ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ "نفس" میں ابھرنے والی تمام کمینہ، رذیل اور اوچھی حاجات وضروریات سے مکمل کنارہ کشی کی جائے اور

اس آسمانی خطاب کا کما حقہٗ استقبال کرنے کے لیے تمام فضول، بے کار اور لایعنی کاموں سے اجتناب کیا جائے، اور یہ اس وقت ممکن ہے جب نزول قرآن کا منظر آنکھوں کے سامنے لایا جائے اور ان روحانی اور ملائکی حالات کے ساتھ مشابہت اختیار کی جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کھانا پینا حسب ضابطہ چھوڑ دیا جائے اور قرآن پاک کی تلاوت اس طرح سے کی جائے کہ گویا کہ اس کی آیت نئے سرے سے نازل ہو رہی ہیں اور اسے سنا بھی اسی شعور اور مکمل خشوع کے ساتھ جائے اور سنتے وقت توجہ کامل طور پر اس طرف رہے کہ یہ وہ الٰہی خطاب ہے جسے سن کر ایک بلند مقام حاصل کیا جاتا ہے اور ایک اعلیٰ روحانی حالت سے سرفراز ہوا جاتا ہے، بالکل ایسے ہی جیسے کہ قاری اس قرآن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رہا ہے، بلکہ اس سے بھی آگے گویا کہ وہ متکلم ازلی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے سن رہا ہے۔ اس طرح کی تلاوت اور قرأت کے بعد دوسرا فرض یہ بنتا ہے کہ اس کے نزول کی حکمت بیان کرنے اور سمجھانے کے لیے اسے دوسروں کے لیے پڑھا جائے اور ان تک پہنچایا جائے۔ رمضان المبارک کے مہینے میں پورا عالم اسلام ایسے ہو جاتا ہے جیسے ایک مسجد ہو، ایک بہت بڑی مسجد جس کا ہر کونہ اور ہر زاویہ قرآن کریم کے لاکھوں حافظوں اور قاریوں سے بھرا ہوا ہو اور سب کے سب اپنے خوش کن لہجوں اور آوازوں کے ساتھ اس الٰہی خطاب کا رس اہل زمین کے کانوں میں گھول رہے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فرمان گرامی ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ﴾ کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہوں کہ رمضان واقعی قرآن کا مہینہ ہے۔ باقی رہے دوسرے لوگ، تو ان میں سے کچھ لوگ تو ان قاریوں کی زبان سے قرآن کریم کی آیت کو انتہائی خشیت اور ہیبت سے سن رہے ہوتے ہیں اور کچھ اس کی تلاوت خود اپنے لیے انفرادی طور پر کر رہے ہوتے ہیں۔ اس پاکیزہ مسجد اور اس میں برپا اس صاف ستھرے ماحول سے ہوائے نفس کی پیروی میں زبان نکال کر صرف کھانے پینے کے لیے باہر نکل آنا کتنا معیوب ہے! کیا ایسا لالچی آدمی مسجد میں ہر جماعت کے نزدیک روحانی تنگ ظرفی کا حامل قرار نہیں پائے گا؟ اور اپنے اس ندیدہ پن کی وجہ سے وہ ان لوگوں کا ہدف ملامت نہیں بنے گا؟ وہ لوگ جو رمضان

ے مہینے میں روزہ داروں کی مخالفت کرتے ہیں وہ تمام عالم اسلام کی طرف سے اہانت ، دھتکار اور پھٹکار کا نشانہ بنتے ہیں۔

ساتواں نکتہ: آخرت کی کھیتی کی آبیاری

اس حیثیت سے کہ انسان اس دنیا میں آخرت کی کھیتی بونے اور آخرت کی تجارت کے لیے آیا ہے اور اس وجہ سے وہ کسب و اکتساب کی راہیں ڈھونڈتا رہتا ہے، اس لحاظ سے بھی رمضان المبارک کے روزے میں بہت سی حکمتیں پائی جاتی ہیں، ان میں سے ہم ایک حکمت کا تذکرہ کرتے ہیں:

رمضان المبارک میں ایک عمل کا اجر و ثواب ایک ہزار گنا تک جا پہنچتا ہے۔ اس بات کا سب کو پتہ ہے کہ قرآن پاک کے ایک حرف کے بدلے دس گنا ثواب ملے گا اور یہ اس کی دس نیکیاں شمار ہوں گی، اور اس طرح وہ حدیث شریف کی رو سے جنت کے دس پھل چن لے گا، تو گویا کہ رمضان میں ہر حرف اپنے جیسے دس حرفوں کے بدلے میں آخرت کے دس پھل جنم دیتا ہے اور آیت کریمہ کا ہر حرف جیسے آیت الکرسی وغیرہ۔ ان ہزاروں نیکیوں کے سامنے ایک دروازہ کھول دیتا ہے تاکہ وہاں سے آخرت میں حقیقی پھلوں کے خوشے لٹک پڑیں پھر یہ نیکیاں رمضان المبارک میں آنے والے جمعوں کو ساتھ ملانے سے کئی گنا بڑھ جاتی ہیں اور لیلۃ القدر میں یہ بڑھتی بڑھتی تیس ہزار تک جا پہنچتی ہیں۔ جی ہاں! قرآن کریم جو کہ اپنے ہر حرف کے عوض تیس ہزار دائمی پھل عطا کرتا ہے، اس نورانی درخت جنت کے شجرۂ طوبیٰ کی حیثیت رکھتا ہے، اس حیثیت سے کہ وہ اہل ایمان کو رمضان المبارک میں لاکھوں کے حساب سے دائمی اور ابدی پھل عطا کر دیتا ہے۔۔۔

اس پاکیزہ، دائمی اور نفع بخش تجارت پر غور کریں اور ان لوگوں کی حالت پر غور کریں جو ان پاکیزہ در نورانی الفاظ و حروف کی کماحقہٗ قدر نہیں کرتے ہیں۔ کتنے بڑے خسارے میں ہیں وہ لوگ!!

رمضان المبارک کے مہینے کو آپ یوں سمجھ لیں کہ ایک انتہائی خوبصورت، دیدہ زیب اور جاذب نظر نمائش لگی ہوئی ہے جس میں آخرت کے لیے تجارت کا ساز و سامان بک رہا ہے۔ یا یوں سمجھیں کہ

ایک بہت بڑا بازار ہے جہاں کی تجارت کا ہر سامان پوری آب وتاب کے ساتھ دعوت نظارہ دے رہا ہے۔ یا یوں کہہ لیں کہ یہ نہایت سرسبز اور زرخیز زمین ہے جس کی لہلہاتی کھیتیاں اور سایہ دار درخت آخرت کی آمدنی کے لیے تیار کھڑے ہیں۔ رمضان شریف ساون بھادوں کی بارش ہے جو اعمال کے درختوں پر پھل لگانے اور پودوں پر پھول لگانے اور انہیں پروان چڑھانے کے لیے آتی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی کانفرنس ہے۔ یہ ایک خوشبوؤں بھرا مقدس تہوار ہے جو ربوبیت کی عظمت اور الوہیت کی عزت کے مقابلے میں بشری عبودیت کے انداز پیش کرنے کے لیے آتا ہے۔ اس وجہ سے انسان کو روزے کا مکلف کیا گیا ہے تاکہ وہ غافل ہو کر صرف کھانے اور اس جیسی دوسری حیوانی خواہشات کی دلدل میں پھنس کر نہ رہ جائے تاکہ وہ ہوائے نفس کی لذتوں اور دوسرے لایعنی امور کے بھنور میں نہ گھر جائے۔ گویا کہ وہ اس روزے کے ذریعے ایک ایسا آئینہ بن جاتا ہے جس میں "صمدانیت" کی جھلک نظر آتی ہے؛ کیونکہ وہ ـــ وقتی طور پر سہی ـــ حیوانیت کی نفسیات سے نکل کر ایسے رنگ روپ میں آ گیا ہے جو "ملکیت" (فرشتہ پن) کے مشابہ ہے۔ یا یوں کہیں کہ وہ اس روزے کی برکت سے اخروی تجارت میں داخل ہو کر اور دنیا سے تعلق رکھنے والی وقتی اور فانی حاجات وضروریات سے بالاتر ہو کر ایک دوسرا شخص بن گیا ہے جو دنیاوی نہیں، اخروی ہے۔ روحانی ہے۔ جو جسم کے روپ میں نظر آ رہا ہے۔ جی ہاں! رمضان روزہ دار کو اس فانی دنیا میں، اس زوال پذیر عمر میں اور اس چھوٹی سی زندگی میں دائمی عمر اور ابدی زندگی سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ رمضان کے صرف ایک مہینے کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ روزہ دار کو اسی (۸۰) سال کی عمر کے اعمال کے ثمرات عطا کر دے۔ قرآن پاک میں وارد شدہ الفاظ ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ (شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے)، اس راز کے لیے حجت قاطعہ ہیں جس طرح ایک بادشاہ اپنے دور اقتدار میں یا ہر سال میں کچھ دن مقرر کر لیتا ہے: مثلاً وہ دن جب وہ تخت حکومت پر براجمان ہوا تھا، یا اس کے علاوہ اس کے دور حکومت کا کوئی سا بھی خوشی کا دن، جس دن وہ اپنی رعایا کے ساتھ تہوار کی صورت میں خوشی مناتا ہے۔ ایسے موقع پر

آپ دیکھیں گے کہ اس کا سلوک اپنی رعایا کے ساتھ عام دنوں والا نہیں ہوتا ہے جن میں لوگ بنے بندھے قوانین کے پابند ہوتے ہیں، بلکہ ایسے موقعوں پر وہ ان کے ساتھ خصوصی رویے کا مظاہرہ کرتا ہے اور انھیں انعام و اکرام سے نوازتا ہے، وہ لوگوں میں گھل مل جاتا ہے اور اس کے دربار سے سب دربان ہٹا دیے جاتے ہیں اور ہر خاص و عام کو شرف باریابی کی بغیر کسی روک ٹوک کے اجازت ہوتی ہے اور یوں وہ سب کے ساتھ خصوصی برتاؤ بھی کرتا ہے اور ہر ایک کو حسب درجات علیحدہ علیحدہ بھی اپنے جود و کرم اور نظر کریمانہ سے نوازتا ہے وہ قادر ازلی رب ذوالجلال والاکرام بھی ایسے ہی کرتا ہے۔ وہ تو ازلی اور ابدی شہنشاہ ہے جو کہ اٹھارہ ہزار جہانوں کا بلا شرکت غیرے مالک ہے۔ اس جلالت مآب شہنشاہ نے رمضان کے مہینے میں اپنے بلند قدر اور پُر حکمت احکام اتارے ہیں، اپنا قرآن حکیم اتارا ہے، جس کا رخ ان ہزاروں جہانوں کی طرف ہے۔ اس لیے اس مبارک مہینے کی آمد عید اور ایک خوبصورت، دلکش اور خصوصی الٰہی تہوار کا حکم رکھتی ہے، ایک نادر اور روح پرور نمائش گاہ اور پُر ہیبت روحانی مجلس کا حکم رکھتی ہے ـــــ حکمت کا تقاضا بھی یہی ہے ـــــ ماہِ رمضان چونکہ ایسی عید اور ایسے تہوار کا منظر پیش کرتا ہے اس لیے اس میں روزہ رکھنے کا حکم لازمی ٹھہرا، تا کہ لوگ ـــــ کسی حد تک ـــــ سفلی اور حیوانی خواہشات و مصروفیات سے بلند ہو جائیں۔ اس روزے کی کامل صورت یہ ہے کہ انسان کی آنکھ، کان، دل، خیال اور فکر سب کے سب سراپا روزہ بن جائیں۔ مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے حواسِ خمسہ کو ہر حرام کام اور احمقانہ اور لایعنی حرکات سے بچا کر رکھے اور ان میں سے ہر ایک کو ایسے کام پر لگا دے جو اس کی عبادت شمار ہوتا ہے، مثال کے طور پر انسان اپنی زبان کو روزے کے لیے سدھائے، اور وہ یہ ہے کہ وہ جھوٹ، غیبت، چغلی اور ناپسندیدہ باتوں سے باز رہے اور اس کی بجائے قرآن پاک کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام، استغفار اور اس جیسی دیگر چیزوں سے نہال رہے۔ اپنی آنکھ سے ایسی چیزوں کی طرف نہ دیکھے جن کی طرف دیکھنا اس کے لیے حرام ہے۔ اپنے کان کو فحش کلامی اور دیگر بیہودہ

باتوں کی طرف سے بند کر لے۔ آنکھ سے عبرت خیز چیز کی طرف دیکھے اور کان سے حق بات اور قرآن کریم سنے اور اس طرح سے وہ اپنے تمام حواس کو ایک طرح کے روزے سے آشنا رکھے۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ معدہ جو کہ ایک بہت بڑا کارخانہ ہے اگر روزے کی وجہ سے اپنے تمام کام معطل کر دے تو پھر چھوٹے موٹے کارخانوں اور فیکٹریوں کی تعطیل بالکل آسان ہے۔

آٹھواں نکتہ: پرہیز _ شخصی حکمت

رمضان المبارک کے روزوں میں پائے جانے والی بہت سی ایسی حکمتیں جن کا تعلق انسان کی انفرادی زندگی کے ساتھ ہے، اختصار کے ساتھ درج ذیل ہیں

روزے میں انسان کے لیے ایک کامیاب علاج پایا جاتا ہے، اور وہ ہے پرہیز، پرہیز مادی ہو یا معنوی، اس کی اہمیت طبی طور پر بہر کیف ثابت شدہ امر ہے۔ کھانے پینے کے باب میں انسان کا نفس جب بھی بے مہار ہو کر چلے گا تو اس کی یہ روش لامحالہ اس کی مادی زندگی میں بہت سی بیماریوں کا سبب بنے گی۔ اس کی روحانی زندگی کا حال بھی ایسے ہی ہے' کیونکہ اگر وہ سامنے آنے والی ہر چیز کو حلال حرام کا فرق کیے بغیر ہڑپ کر جائے گا تو اس کی روحانی زندگی زہر آلود ہو کر فاسد ہو جائے گی اور پھر دھیرے دھیرے اس کی حالت یہ ہو جائے گی کہ اس کا "نفس" قلب و روح کی اطاعت سے روگردانی کرے گا، ان کے آگے فروتنی اختیار نہیں کرے گا اور اوچھا ہو کر اپنی لگام اپنے ہاتھ میں تھام کر جدھر چاہے منہ اٹھا کر چل دے گا، اور بجائے اس کے کہ انسان کا حکم مان کر اس کی ماتحتی میں چلے، اسے اپنی خواہشات کے مطابق چلائے گا۔

لیکن رمضان کا معاملہ اور ہے، رمضان میں یہ "نفس" روزے کی طفیل ایک قسم کے پرہیز کا عادی ہو جاتا ہے اور اپنے تزکیہ و تربیت کے ضمن میں پوری سنجیدگی سے کوشش کرتا ہے اور حکم کی بجا آوری کی تربیت حاصل کرتا ہے۔ اس لئے کھانے پر کھانے اور مسکین معدے کے بھرے رہنے کی وجہ سے جنم لینے والے امراض کی شکایت نہیں کرتا ہے، اور عقل و شریعت کی جانب سے صادر ہونے والے احکام پر کان دھرنے کی قابلیت حاصل کر لیتا ہے، اور حلال چیزوں کو بھی چھوڑ رکھنے کا عادی

بن جانے کی وجہ سے حرام چیزوں سے کوسوں دور بھاگتا ہے اور اس بات کی آخری حد تک کوشش کرتا ہے کہ اس کی روحانی زندگی میں کوئی چیز خلل انداز ہو کر اسے متاثر نہ کرے۔

پھر یہ ہے کہ نوع انسانی کی اکثریت عمومی طور پر بھوک میں مبتلا رہتی ہے اس لئے نوع انسانی کو اس نفس کی ٹریننگ کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہ چیز صرف بھوک سے ممکن ہے، بھوک جو انسان کو صبر و تحمل کا عادی بناتی ہے۔ اور رمضان کا روزہ نفس کو اس چیز کا عادی بنانے اور اسے بھوک پر صبر سکھانے کا نام ہے۔ وہ بھوک جو چودہ پندرہ گھنٹے تک اور اگر سحری نہ کھائی جا سکے تو چوبیس گھنٹے تک رہتی ہے۔ تو گویا کہ روزہ انسان کی بے صبری، گھبراہٹ، شدید بے چینی اور عدم برداشت کے علاج کا نام ہے۔ بے صبری اور عدم برداشت انسان کی مصیبت کو دوگنا کر دیتے ہیں۔

خود معدے کی مثال ایک کارخانے کی سی ہے جس میں بہت زیادہ کاریگر اور مزدور وغیرہ کام کرتے ہیں۔ اور انسان کے اندر کچھ ایسے آلات ہیں جن کا معدے کے ساتھ گہرا تعلق ہے، اس لئے نفس اگر ایک خاص مہینے میں دن کے وقت، محدود وقت کے لئے اپنی مصروفیات نہ چھوڑ سکے تو یہ ان کاریگروں اور مزدوروں کو ان کی وہ ڈیوٹی بھلا دے گا جو ان کے ساتھ خاص ہے اور سب کو اپنی وجہ سے غفلت کا شکار کر دے گا۔ انہیں اپنے زیر تسلط کر لے گا اور ان پر اپنا حکم چلائے گا، یوں وہ ان آلات و حواس پر ان کے تمام کام گڑبڑ اور بے ترتیب کر دے گا اور اس معنوی کارخانے کے دھروں اور پہیوں کی گڑگڑاہٹ اور کثیف دھوئیں سے ان کی زندگی مکدر اور بے مزا بنا دے گا۔ اور اس طرح سے نفس ان سب کی نظریں اپنی طرف پھیر لے گا اور انہیں ان سب کی قیمتی ذمہ داریاں وقتی طور پر بھلوا دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر اولیاء کرام کی ساری توجہ اس نفس یا "معدے" کو سدھارنے پر مرکوز رہی ہے، اس کے لیے وہ بہت کم مقدار میں کھاتے پیتے تھے تاکہ کمال کے درجات بخوبی طے کر سکیں۔

لیکن ماہ رمضان کی آمد سے یہ سب کاریگر اور مزدور لوگ اس بات کا ادراک کر لیتے ہیں کہ وہ صرف اسی کارخانے کے لیے پیدا نہیں کیے گئے ہیں بلکہ دوسرے آلات و حواس بھی ان

بلند روحانی لذات سے شادکام ہوتے ہیں اور اپنی نظروں کا مرکز ومحور اس کارخانے کے ہووعب کی بجائے ان لذات کو بناتے ہیں۔ اسی وجہ سے آپ دیکھیں گے کہ اہل ایمان رمضان المبارک میں مختلف فیوض وبرکات اور روحانی مسرتوں سے حصہ بقدر جثہ کے حساب سے ہمکنار ہو جاتے ہیں، کیونکہ اس راہ میں ترقیں بے شمار اور فیوض وبرکات بے حساب ہیں جن سے عقل، قلب، روح، سر، خفی اور اخفی جیسے انسانی لطائف اس مبارک مہینے میں فیض یاب ہوتے رہتے ہیں۔ معدہ کے رونے چلانے کے علی الرغم یہ لطائف آزادانہ تبسم ریز رہتے ہیں۔

نواں نکتہ: نفس کی فرعونیت کا توڑ

اس پہلو سے کہ رمضان کا روزہ نفس انسانی کی وہمی ربوبیت یا Dictatorship کا بت براہِ راست پاش پاش کر دیتا ہے، اور اسے اس کی عبودیت کی صفت سے آشنا کراتا ہے اور اسے عاجزی ورمسکینی کے اظہار کا خوگر بناتا ہے" اس پہلو سے روزہ بہت سی حکمتوں پر مشتمل ہے، مثال کے طور پر یہ کہ:

نفس اپنے پروردگار کی پہچان نہیں کرنا چاہتا ہے، بلکہ اپنی طاغوتی فرعونیت کے زعم میں ربوبیت کا دعویٰ کرنا چاہتا ہے، چاہے اسے کتنا بھی دبایا جائے، کتنی بھی سزا دی جائے، اس کی وہمی ربوبیت والی رگ اس میں باقی رہتی ہے، یہ رگ صرف اور صرف بھوک کے اقتدار کے سامنے سرنگوں ہوتی ہے۔

اس طرح سے رمضان المبارک کا روزہ نفس کی اس سرکش فرعونیت والے پہلو پر کاری ضرب لگا کر اس کی شان وشوکت کا بت توڑ دیتا ہے اور اسے اس میں پائی جانے والی عاجزی، کمزوری اور فقر کا آئینہ دکھاتا ہے اور اسے اس کی بندگی سے آشنا کرتا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے "نفس" سے کہا: "میں کون ہوں اور تو کون ہے؟"۔ نفس نے جواب دیا "میں میں ہوں اور تو تو ہے"۔ تو اللہ نے اس کو عذاب دیا اور اسے جہنم میں پھینک دیا۔ پھر ایک دفعہ پھر پوچھا تو اس نے جواب دیا: "میں میں ہوں اور تو تو

ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے اسے کئی مرتبہ عذاب دیا لیکن وہ اپنی "انانیت" سے دستبردار نہیں ہوتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک کا عذاب دیا، یعنی اسے بھوکا پیاسا رکھا، اور ایک دفعہ پھر پوچھا کہ "میں کون ہوں اور تو کون ہے؟" تو اس نے جواب دیا: "تو میرا مہربان پروردگار ہے اور میں تیرا عاجز بندہ ہوں"۔

اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد صلاۃ تکون لک رضاء ولحقہ اداء بعدد ثواب حروف القرآن فی شھر رمضان وعلی آلہ وصحبہ وسلم "سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین"

اعتذار: رمضان المبارک سے متعلق یہ رسالہ انتہائی عجلت سے صرف چوبیس گھنٹوں میں لکھا گیا ہے، اس حالت میں کہ خود میں اور کاتب دونوں ہی مریض اور مرض کی وجہ سے کمزوری سے دوچار تھے۔ اس لیے رسالہ میں کمی کوتاہی کا در آنا ایک لازمی امر ہے۔ لہٰذا، ہم اپنے بھائیوں سے معذرت کے خواستگار ہیں اور ان سے امید رکھتے ہیں کہ جہاں وہ مناسب سمجھیں کے تصحیح فرما دیں گے۔ (مؤلف)

نذرِ جنابِ حضرت نذر صابریؒ

(تاریخِ وصال، ۱۱ دسمبر ۲۰۱۳ء)

شوکت محمود شوکت ☆

اک آشنائے جادۂ منزل ہی اُٹھ گیا
شہر اٹک سے جوہرِ قابل ہی اُٹھ گیا

وہ کیا گیا کہ "محفلِ شعر و ادب" لُٹی
گویا نقیب و بانیِ محفل ہی اُٹھ گیا

غائب ہوئی ہے بیچ سے کب نور کی کرن
دراصل اک فرشتہ شمائل ہی اُٹھ گیا

وہ صاحبِ بصیرت و دانش، سخن شناس
وہ ہم نوائے غالبؔ و بیدلؔ ہی اُٹھ گیا

علمی نوادرات سے ہوں فیض یاب کیا؟
علمی نوادرات کا حامل ہی اُٹھ گیا

☆ لیکچرر۔شعبہ اُردو۔گورنمنٹ کالج حضرو (اٹک)

کہ عاشقِ رسول ﷺ کے اُٹھنے کی دیر تھی
دنیا کی رونقوں سے مرا دل ہی اُٹھ گیا

علمِ کلام ، فلسفہ ، منطق ، ادب ، فنون
وہ لے کے ساتھ سارے فضائل ہی اُٹھ گیا

نازاں تھے اہلِ چشت بھی جس کے وجود پر
سچ یہ کہ وہ قلندرِ کامل ہی اُٹھ گیا

ہائے وہ تذرِ صابری ، گنجینۂ ادب
ہائے وہ بزمِ شعر کا حاصل ہی اُٹھ گیا

کیوں کر نہ اشک بار ہوں آنکھیں جہان کی
شوکتؔ، رفیقِ زاہرؔ و بسملؔ ہی اُٹھ گیا

☆

۔ پروفیسر جناب زاہر حسن فاروقی (مرحوم)
۲۔ تحصیل دار (ر) جناب سلطان محمود بسمل (مرحوم)

دریچۂ انتقاد

کتاب: جنید بغداد — مصنف: ڈاکٹر علی حسن عبدالقادر

مترجم: سید محمد کاظم — ناشر: سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

مبصر: قمر زمان

اسلامی تصوف کی ہدایت میں حضرت جنید بغدادیؒ بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔ انھوں نے اپنے زہد و بصیرت اور اخلاص کی بدولت صوفیا میں بلند مقام حاصل کیا۔ انھیں اہلِ تصوف کا امام مانا گیا۔ سید علی ہجویری (داتا گنج بخشؒ) حضرت جنید بغدادؒ کے بارے میں اپنی معروف تصنیف 'کشف المحجوب' میں لکھتے ہیں۔

''آپ اہلِ ظاہر اور اربابِ قلوب کے ہاں یکساں مقبول تھے اور علم کے جملہ فنون میں کامل اور معاملاتِ شریعت اور اصول و فروع میں مفتی اور امام کی حیثیت رکھتے تھے۔ (ص ۱۹۳)

''جنید بغداد'' حضرت جنید بغدادیؒ کے ان ہی فضائل کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ ان کی سوانح ''عمری ہے جس کے مصنف مصر کی جامعہ الازہر کے شعبہ دینیات کے سربراہ ڈاکٹر علی حسن عبدالقادر ہیں جنھوں نے بڑی محنت اور لگن سے بڑی عرق ریزی کے بعد اس کو مکمل کیا۔ یہ کتاب انگریزی زبان میں لکھی گئی اور بقول مصنف اس کا مقصد انگریزوں کو حضرت جنید بغدادیؒ کے حالاتِ زندگی اور نظریات سے آگاہ کرنا تھا اور فاضل مصنف نے بلاشبہ حق ادا کر دیا ہے۔ کتاب کو اردو کے قالب میں ڈھالنے کا سہرا سید محمد کاظم کے سر ہے سید محمد کاظم پیشے کے اعتبار سے واپڈا میں انجینئر تھے لیکن علمی و ادبی حلقوں میں انھوں نے عربی زبان و ادب کے ایک محقق، نقاد اور روشن خیال دانشور کی حیثیت سے شہرت حاصل کی انھوں نے عربی زبان و ادب میں اپنی قلبی لگن کی بنا پر کئی اہم تصانیف و تالیفات یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے چند اہم تصانیف یہ ہیں۔

۱۔ عربی ادب میں مطالعے — ۲۔ اخوان الصفا اور دوسرے مضامین

۳۔ مغربی جرمنی میں ایک برس (سفرنامہ) ۴۔ مسلم فکر و فلسفہ عہد بہ عہد

۵۔عربی ادب کی تاریخ ۶۔یادیں اور باتیں

۷۔کل کی بات (جائزے اور تبصرے)

ان کے علاوہ انھوں نے کئی اہم کتابوں کے انگریزی سے اردو میں تراجم کیے۔ جن میں ڈاکٹر فضل الرحمن کی ''اسلام اور جدیدیت'' اور قرآن کے بنیادی موضوعات بڑی اہم ہیں۔ سید محمد کاظم نے جماعت اسلامی کے بانی سید مودودی کی چھ کتب کے اردو سے عربی میں تراجم بھی کیے۔ عربی زبان وادب کے حوالے سے جس طرح کا کام سید محمد کاظم نے پیش کیا ہے اس کی دوسری کوئی مثال نظر نہیں آتی۔

''جنید بغداد'' کا ترجمہ انھوں نے بڑی عمدہ نثر میں کیا ہے اتنی خوبصورت نثر کہ کہیں بھی ترجمہ کا گمان نہیں ہوتا۔ یہ تصنیف نہ صرف حضرت جنید بغدادیؒ کے حالات زندگی پر مشتمل ہے بلکہ ان کے معاصرین کے مقام ومرتبے، ان کے اساتذہ وتلامذہ کے علاوہ بغداد کے مدرسہ تصوف کے بارے میں بھی معلومات کا اہم حوالہ ہے۔

کتاب کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور تین حصوں کے ذیلی عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔

حصہ اول حالات زندگی، شخصیت اور تصانیف پر مشتمل ہے اور اس کے ذیلی عنوانات ابواب کی صورت میں یوں ہیں۔

۱۔ ابتدائی زندگی اور تعلیم ۲۔ تصوف جنید کے مآخذ

۳۔ بغداد کا مدرسہ تصوف ۴۔ شخصیت جنید

۵۔ تصانیف

حصہ دوئم نظریات کا احاطہ کرتا ہے اور اس کے ذیلی عنوانات میں

۱۔ عقیدۂ توحید ۲۔ نظریہ میثاق

۳۔ نظریہ فنا ۴۔ نظریہ بحالی ہوش

۵۔ معرفتِ الٰہی ۶۔ جنید اور فلاطینوس

حصہ سوم ''رسائل جنید'' کے نام سے شامل کتاب ہے۔ ان اہم موضوعات کے علاوہ آغاز میں ''تمہید'' کے زیرِ عنوان فاضل مصنف نے بڑی محنت اور تحقیق سے تیسری صدی ہجری کے بغداد کے بارے میں کئی اہم معلومات بہم پہنچائی ہیں جو کہ حضرت جنید بغدادیؒ کی شخصیت اور نظریات کی تفہیم میں مدد فراہم کرتی ہیں، کیونکہ کسی بھی عالی مرتبت شخصیت کو سمجھنے کے لیے ان معاصرہ حالات و واقعات سے آگاہی ضروری ہے۔ حضرت جنید بغدادی کے عہد میں بغداد کی کیا حیثیت تھی اس بارے میں زیرِ مطالعہ کتاب ہماری راہنمائی اس طرح کرتی ہے:

''بغداد اس زمانے میں اسلامی دنیا کا روحانی اور ثقافتی دارالخلافہ تھا شہر کے اس پس منظر میں بغداد کا مدرسۂ تصوف پھلا پھولا اور اس لحاظ سے اسلامی دنیا کا واحد نمائندہ ادارہ بن گیا۔ دور دراز تک اس کے اثرات پھیلے۔ اس مدرسہ نے ان تمام قدیم اور معاصرانہ صوفیانہ افکار کو یکجا کر دیا تھا جو اس وقت دنیائے اسلام میں پائے جاتے تھے'' (ص ۹۶۔۹۷)

ایسی فضا میں حضرت جنید بغدادی نے اپنے عہد کے معروف اساتذہ سے فیض حاصل کیا ان کے اساتذہ میں سب سے معروف نام حضرت سری سقطیؒ اور حضرت معروف کرخیؒ کے ہیں جو اپنے وقت کے بڑے اصحابِ سلوک مانے گئے۔ ''جنید بغداد'' کے مصنف نے حضرت سری سقطیؒ کو بغداد کے مدرسۂ تصوف کا بانی قرار دیا ہے۔ حضرت سری سقطیؒ رشتہ میں حضرت جنید بغدادی کے ماموں تھے، بچپن میں آپ کے والد کے انتقال کے بعد انھوں نے آپ کی پرورش کی اور تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کیا۔

زیرِ مطالعہ کتاب میں حضرت جنید بغدادیؒ کے مکمل حالات زندگی، ان کی تصانیف، ان کے نظریات اور ان کے رسائل جو بقول مصنف استنبول کے ایک کتب خانے سے دریافت ہوئے ہیں کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

یہ رسائل بقول مصنف ڈاکٹر علی حسن عبدالقادر جنیدؒ کے نظام افکار پر سے پردہ اٹھاتے

ہیں ان تحریروں میں انھوں نے اسلامی تصوف کے بنیادی اصول بیان کیے اور صوفیانہ افکار کو باہم ربط دیتے ہوئے ایک ایسی راہ ہموار کی ہے جس پر بعد میں صوفیا کی بہت سی نسلوں کو چلنا تھا۔

''جنید بغداد'' کتاب میں اساتذہ کے علاوہ ان کے جن اہم تلامذہ کا پتہ چلتا ہے ان میں ابن عربی، شبلی، الخلدی کے نام کے ساتھ منصور حلاج کا نام بھی شامل ہے۔ مصنف نے منصور حلاج کے واقعہ پر بھی مختصر روشنی ڈالی ہے۔

کتاب میں حضرت جنیدؒ کے تاریخ پیدائش کے حوالے سے کوئی واضح شواہد پیش نہیں کیے گئے تاہم ان کی وفات کے بارے میں مصنف کا خیال ہے کہ ۹۰۶ء یا ۹۰۷ء کا سال ہو سکتا ہے۔ حضرت جنیدؒ کے آباؤ اجداد کے بارے میں جو معلومات سامنے آتی ہیں ان کے مطابق آپ کے بزرگ ایران کے صوبہ جبال کے شہر نہاوند کے رہنے والے تھے۔

نہاوند، صوبہ جبال کا سب سے قدیم شہر سمجھا جاتا تھا اور لوگوں کا خیال تھا کہ وہ طوفان نوح سے پہلے کا تھا۔

کتاب کے مترجم سید محمد کاظم نے اپنے پیش لفظ میں اس عہد کے مشہور صوفیا کے اقوال کے ذریعے لفظ ''تصوف'' کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور بقول مترجم ''یہ کتاب حضرت جنید کی شخصیت پر ایک متین، عالمانہ اور بصیرت افروز بحث ہے جس میں ان کی شخصیت کے تین پہلو ابہام کی دھند سے نکل کر علم و تحقیق کی روشنی میں آ جاتے ہیں۔

اور یہ تین پہلو وہی ہیں جن کا ذکر ہو چکا یعنی ان کے حالات زندگی، نظریات اور رسائل جو بذات خود معرفت و سلوک کے خزانے ہیں۔

''جنید بغداد'' سے ایک عام قاری بھی اپنے علم میں بے پناہ اضافہ کر سکتا ہے اور یہ اہل علم کے لیے بھی فکر کے نئے در وا کرتی ہے۔

کتاب کو مشہور ادارے سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا ہے۔۔۔

کتاب: دلکشا تذکرۂ میاں محمد عالم — مرتب: محبوب عالم تھابل

ناشر: کتب خانہ محمد عالم مختار حق، لاہور — مبصر: ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد

محمد عالم مختار حق [م: ۶/ مارچ ۲۰۱۴ء] ہمارے عہد کے ایک ب[illegible] ، اور اور یگانۂ روزگار بزرگ تھے۔ اُن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ علم وادب کے فروغ کے لیے تحقیق وتدوین اور تلاش وجستجو میں بسر ہوا وہ بلا شبہ صاحبِ علم وعمل بزرگ تھے۔ صلے کی تمنا اور ستائش کی پروا کیے بغیر وہ تسلسل اور تواتر کے ساتھ علم وعرفان کی قندیلیں روشن کرتے رہے۔ ان کی دو درجن سے زاید تصانیف وتالیفات اور بیسیوں مضامین ستر سال پر محیط ان کی علمی زندگی کے روشن چراغ ہیں جو تادیر بازارِ علم کو مستنیر کرتے رہیں گے۔ محمد عالم مختار حق کا کتب خانہ، پاکستان کے نجی کتب خانوں میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ وہ کتاب شناس تھے اس لیے ان کا کتب خانہ نادر ونایاب کتب کا بیش بہا خزینہ ہے، جس سے بڑے بڑے محققین، صاحبانِ علم اور تحقیق کے طلبہ ہمیشہ استفادہ کرتے رہے ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ محمد عالم مختار حق نے ۶/ مارچ ۲۰۱۴ء کی صبح عالمِ فانی سے عالمِ جاودانی کا سفر اختیار کیا۔ ان کے اٹھ جانے سے لاہور ایک بہت بڑے عالم، محقق، کتاب شناس، مشفق ومہربان بزرگ اور دردمند انسان سے محروم ہو گیا۔ ایک عالم کی موت کو ایک عالَم کی موت کہا گیا ہے، میاں محمد عالم یقیناً ایسے ہی عظیم انسان تھے۔

میاں محمد عالم کی وفات پر ان کے عزیز واقارب اور دوستوں نے ارتجالاً جو مضامین لکھے، ان میں مرحوم کی زندگی کے اہم واقعات اور مختلف اصحاب کے ساتھ ان کے تعلقِ خاطر کی جھلکیاں دکھائی دیتی ہیں۔ مرحوم کے فرزندِ ارجمند محترم محبوب عالم تھابل نے ان مضامین کو ''دلکشا تذکرۂ میاں محمد عالم'' کے عنوان سے جمع کر کے مرحوم کے چہلم کے موقعے تقسیم کیا۔ اس تذکرے میں بعض ایسے مضامین بھی شامل کیے گئے ہیں جو مرحوم کی زندگی میں لکھے گئے تھے اور ان میں محمد عالم مختار حق کی زندگی کے حالات وواقعات اور ان کے علمی کارناموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس تذکرے کے مضمون نگاروں میں ڈاکٹر معین الدین عقیل، ڈاکٹر عارف نوشاہی، ڈاکٹر انور سدید،

مولانا محمد اسحاق بھٹی، ڈاکٹر سفیر اختر، محمد اکرام چغتائی، سید جمیل احمد رضوی، سید معراج جامی اور راشد شیخ جیسے معروف قلم کاروں اور ادیبوں کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ ہر مضمون نگار نے میاں محمد عالم کے اوصاف وکمالات، ان کی علمی خدمات اور ان کی عظیم شخصیت کا کھل کر اعتراف کیا ہے۔ ان مضامین میں میاں صاحب کی زندگی کے معمولات، کتابوں کے ساتھ ان کی غیر معمولی وابستگی، علمی کاموں میں دوسروں کی بے لوث معاونت، حرف حق کا بے باکانہ اظہار، وسعت نظر اور اکابر علم کے ساتھ ان کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔ ڈاکٹر عارف نوشاہی ان کی دقت نظر، علمی معاملات میں سخت گیری اور پروف خوانی کی لیاقت کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> ''مولانا علمی معاملات میں اغلاط پر پردہ پوشی کے روادار نہیں تھے۔ کتابوں پر تبصرے کا حق ادا کر دیتے اور کتاب کے مرتب یا مصنف کی ہر قسم کی غلطیوں کا پردہ چاک کرتے۔ چوں کہ خود پیشہ ور پروف ریڈر تھے، کتابت کی غلطیاں تو گویا خود بہ خود ان کی نظروں کے سامنے مجسم ہو جاتیں۔'' ص ۶۷

''دل کشا تذکرۂ میاں محمد عالم'' ایک مختصر تذکرہ ہے جو بہت تھوڑی مدت میں بہ عجلت تیار کیا گیا ہے۔ اس میں اگر چہ بعض اہم لکھنے والوں کے مضامین شامل ہیں اور انھوں نے نہایت محبت، عقیدت اور جامعیت کے ساتھ میاں محمد عالم مختار حق کی زندگی اور کارناموں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے تاہم مولانا کی عظیم شخصیت اس تذکرے سے پوری طرح آشکار نہیں ہو سکی۔ خدا کرے کہ یہ مختصر سا تذکرہ ان پر مزید کام کرنے کا محرک ثابت ہو۔ میاں محمد عالم مختار حق کے مخلص اور لائق فرزند میاں محبوب عالم تھابل نے یہ تذکرہ شائع کر کے اچھی روایت قائم کی ہے۔ ان سے امید وابستہ کی جا سکتی ہے کہ وہ مرحوم کے غیر مطبوعہ اور غیر مدون کام کو مرتب کر کے جلد از جلد منظر عام پر لائیں گے۔ ان شاء اللہ

☆☆☆

کتاب: متاعِ قلیل　　　　　　　　　　مصنف: سکندر خان

ناشر: ملی کتب خانہ ویسہ (ضلع اٹک)　　　　　مبصر: ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد

حاجی سکندر خان چھچھ ضلع اٹک کے معروف ادیب، سفرنامہ نگار اور مؤرخ ہیں۔ ان کی عمر اس وقت ماشاء اللہ اسی (۸۰) سال سے متجاوز ہے مگر جوانوں کی طرح فعال اور متحرک ہیں۔ پیرانہ سالی کا کوئی رنگ ہنوز ان پر طاری نہیں ہوا۔ حاجی صاحب کا سب سے اہم کارنامہ خطۂ چھچھ کی تاریخ ہے جو اوّل اوّل تاریخ وادیٔ چھچھ اور بعد ازاں دامنِ اباسین کے نام سے شائع ہوئی۔ علاقے کی تاریخ پر چوں کہ اس کتاب کو اولیت کا شرف حاصل ہے اس لیے اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ حاجی سکندر خان نے ریزہ ریزہ اکٹھا کر کے اپنے علاقے کے خدوخال کو ابھارنے اور اس کی تہذیب و ثقافت اور تاریخ کو جمع کرنے میں جو محنت کی ہے وہ لائقِ تحسین بھی ہے اور لائقِ تقلید بھی۔ اس کے علاوہ انھوں نے کئی سفرنامے لکھے ہیں جو مختلف ممالک میں ان کے بیتے لمحوں کا اظہاریہ بھی ہیں اور ان کے تجربات و مشاہدات کا مرقع بھی۔ ابھی حال ہی میں انھوں نے اپنی زندگی کی داستان کو "متاعِ قلیل" کے عنوان سے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔

"متاعِ قلیل" ایک سیدھے سادے، محنتی اور باہمت شخص کی داستان ہے۔ ان کی زندگی کا یہ سفر تکلیفوں اور پریشانیوں سے بھی عبارت ہے اور خوشیوں اور مسرتوں سے بھی۔ انھوں نے ہر طرح کے حالات میں ثابت قدمی اور بلند حوصلگی کا مظاہرہ کر کے زندگی کے اس سفر کو خوش گوار بنا لیا۔ ناکامیوں پر وہ دل برداشتہ اور مایوس نہیں ہوئے بلکہ پہلے سے زیادہ محنت کر کے اپنے لیے کامرانی کے دروازے کھولے۔ یہ داستان تکلف اور تصنع سے پاک ہے۔ مصنف نے اپنی زندگی کے اہم تر واقعات کو بے کم و کاست بیان کر دیا ہے۔ راست گفتاری کا رنگ پوری کتاب میں جاری و ساری ہے۔ مصنف نے اپنی کمزوریوں، غلطیوں اور کوتاہیوں کا برملا اظہار کیا ہے اور کہیں بھی اپنے آپ کو بے جا انداز میں نمایاں کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کتاب کا اسلوب رواں دواں اور شگفتہ ہے، کہیں کہیں ظریفانہ رنگ اس کے ذائقے کو مزید چوکھا کر دیتا ہے۔

خانقاہِ معلیٰ حضرت خواجہ حسن بصریؒ۔ بصرہ

خانقاہِ معلیٰ حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ۔ چشتیاں شریف، بہاولنگر (پاکستان)

QINDEEL E SULEMAN

اجمیر شریف ۔ انڈیا میں سالانہ عرس مبارک پر چراغاں کا منظر